عیسائی کادیانی کو خاص اسی بات پر کاذب مفتری کہہ رہے ہین اور آتہم اس کی تائید کرتا ہے بلکہ اسی بنا پر اسلام کو عیب لگا رہے ہین یقین جانو کہ یہ اطلاع خدا نے ہرگز نہین دی کادیانی کے مرشد حضرت ابلیس علیہ اللعنۃ نے سبق پڑہایا ہے۔ کہ چل بچا۔ اب یہہ پہلو پلٹ جا جہان مین احمق بہت ہین پہر بھی تیرا جال خالی نہ رہیگا۔ اور پہر کادیانی کے اس قول کو کہ اگر آتہم مرجاتا تو لوگ کہتے مرزا جادو کرنا ہی جانتا ہے اسلئے خدا تعالے نے آتہم کا دل حق کیطرف پہیر کر موت سے بچا لیا۔" نقل کرکے اس کے جواب مین کہا ہے "چور کی داڑہی مین تنکا معلوم ہوتا ہے کہ ان پندرہ مہینون مین ایسی ہی کارروائیان کی ہین جب کوئی عمل نہ چلا تو برجوع بحق بطور خفیہ کا ڈہکوسلہ بنا لیا۔ تو اس جواب کو دیکہکر کادیانی نے اشتہار تین ہزار مین تہذیب و شرافت بلکہ انسانیت کے جامہ سے باہر ہوکر بازاری شہدون اور چوہڑون بلکہ بہائم اور وحشیون کی سیرت اختیار کرکے اس جوانمرد کے جواب مین ان شریفانہ و مہذبانہ الفاظ سے خطاب کیا۔ ہان اے ہندوزادہ اب ثابت ہوگیا۔ کہ ضرور تو حلال زادہ ہے ہماری اس شرط پر کوئی آتہم کو قسم دینے سے پہلے تکذیب نکرے خوب ہی تونے عمل کیا۔ آفرین! آفرین!! سچ کہہ یہہ ڈہکوسلہ اب بنا لیا۔ یا الہام مین پہلے ہی سے شرط تہی"

اسکے جواب مین اگر وہ جوانمرد یہہ کہے کہ "او ملاکو خان اور چنگیز خان کافر کون کے جنے تیرے اس جواب سے معلوم ہوگیا کہ تو بیشک حلال زادہ ہے اور دہوکہ دینا اور روز روشن اپنے اتباع کی آنکہون مین خاک ڈالکر دن کو رات بتانا تجہپر ہی ختم ہے۔ بیشک یہ شرط تو نے پہلے ہی سے الہام (یا احتلام) مین رکہہ لی تہین تاکہ عبداللہ آتہم کے فوت نہونے پر تو خواہ مخواہ اس شرط کو متحقق بنا کر اپنی دروغگوئی کو سچا کرے۔ مگر اگر تو حلال زادہ ہے تو یہہ بتا اور سچ کہہ کہ اس شرط کا تحقق میعاد گذر جانے سے پہلے ہوا تہا یا پیچہے۔ اگر پہلے ہوا تہا تو تو نے اسکا اظہار پہلے کیون نہ کیا تہا اور نہ تاریخ ستمبر سے پہلے کسی ایک آدمی کو کیون نہ کہدیا تہا کہ یہہ شرط عدم وفات و تو عین آگئی ہے"

؎ یہ الفاظ کادیانی کے حق مین منشی و مولوی سعد اللہ صاحب لدہیانوی مرسلہ اخبار رسائل و تحریرات ہندوستان کادیانی اور حملہ اسمانی وغیرہ مین کہہ چکی ہین ہم انکو تعلیم نہین کرتے کادیانی صاحب پر آشفتہ نہون ہم تو انکو ناصح ہین نہ طاعن۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

اس لئے اب موت عبداللہ آتھم بھی وقوعمین نہ آئیگی۔ بلکہ برخلاف اسکے پانچ تاریخ ستمبر کی شام تک تو موت کا منتظر رہا۔ اور تو اور تمام تیرے پیرو حاضرین قادیان اس امر کے منتظر ہے کہ اب موت کی تار خبر آتی ہے۔ اور آج آفتاب غروب نہ ہوگا جبتک عبداللہ آتھم مر نہ جائیگا۔ اور دوسرے دن عید ہوگی سارا لاہور تک کے مرزائی نئی پوشاکین ساتھ لیکر آئے تھے۔ کہ عبداللہ آتھم کی آج موت کی خبر آئیگی تو دوسرے دن عید ہوگی اور اسمین وہ پوشاکین پہنی جاوینگی۔ اور تو نے بہت سے لوگ دور دور اسی سبب سے قادیان مین جمع کر رکھے تھے۔ اور ان کے لئے آٹھے کے چپکڑے اور بکرے جمع اور تیار تھے مگر شام کے قریب اس مضمون کا تار پہنچگیا۔ کہ عبداللہ آتھم زندہ ہے تو اس عید کا محرم بنگیا۔ اور اس وقت تو نے یہ ڈھکوسلہ لوگون کو سنایا جسکو تو اپنے بیت الفکر (بیت الخلا) مین بیٹھکر بنالایا تھا۔ اب اگر تو حلال زادہ ہے تو کچھہ شرم کرکے کہہ کہ ڈھکوسلا اب بنایا گیا ہے۔ یا پہلے سے الہام مین درج تھا۔ اے احمق الہام مین صرف شرط درج تھی۔ نہ اسکا وقوع اور یہ ڈھکوسلہ عدم وقوع شرط موت انقضاء مدت موت کے بعد بنایا گیا تھا۔ نہ قبل ازان"۔ تو معلوم نہین کادیانی صاحب اسکا کیا جواب دینگے۔ اس جواب کے طالب و منتظر وہی صاحب سعدی لودہانوی نہین ہین۔ بلکہ سب لوگ مسلمان ہندو عیسائی وغیرہ ہین جو کادیان کے اس عذر کو بعد از وقت سمجھتے ہین۔ اور اسکو ڈھکوسلہ قرار دیچکے ہین۔ امید ہے آپ ان سب کے جواب مین یہی کہینگے کہ تم سب حرامزادے ہو چنانچہ آپ اپنے متعدد اشتہارات مین کہہ چکے ہین۔ مگر ارے انصاف یہ اس سوال کا جواب نہین ہے۔ گالیان آپ ایک نہین ہزار دے لین مگر اس کے ساتھ اس سوال کا جواب ضرور دین۔ کہ اگر آپ کو یہ الہام میعاد گذر جانے سے پہلے ہو چکا تھا کہ عبداللہ آتھم دل سے مسلمان ہوگیا تھا۔ اسلئے نہین مریگا۔ تو آپنے اسکو میعاد گذرنے سے پہلے کیون شائع نہ کیا۔ اسکا عام شیوع نہو سکا تھا۔ نہ سہی۔ اپنے خاص لوگون کو جو تاریخ اخیر کے قریب آپ سے ملے اور قادیان مین حاضر تھے اور وہ آپ سے مستفسر ہوئے تھے۔ کہ عبداللہ آتھم کی موت ہوگی۔ یا اسمین کوئی تاویل ہوگی کہا ہوتا۔ کہ وہ دل سے مسلمان ہوگیا ہے لہذا آپ اسکی موت کا وقوع نہوگا۔

کادیانی کے اپنے جملہ مخالفین عیسائیون ہندون مسلمانون و از انجملہ خاصکر شیخ سعداللہ لودہانوی

کو حلال زادہ (جس سے مراد ناظرین سمجھ سکتے ہین) کہنے پر ہم کادیانی کو کوئی الزام نہین دیسکتے۔ کیونکہ یہ بدزبانی و دشنام دہی اسکی طینت کا ایک جزء ہے۔ براہین احمدیہ مین اس نے اس طینت کا اظہار کیا تو ہمنے ریویو براہین احمدیہ مین اسکو اس بدگوئی سے روکا۔ مگر چونکہ اپنی طینت کو کوئی شخص بدل نہین سکتا۔ لہذا اس روکنے کا اثر برعکس یہ نکلا کہ رسالہ شحنۂ حق کے صہ ۱۹ مین اسنے اپنے مخالف کو ایسی گالیان دین جیسے بازاری لوگ آپسمین دیا کرتے ہین۔ اور جب سے آپ مسیح موعود بنے ہین تب سے تو آپ کا بحر کھل گیا ہے۔ حرامی حرامزادہ بے ایمان۔ تو آپ کا تکیہ کلام ہو گیا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپکے مسیح ہونیکی علامت یہی حرام زادہ و بے ایمان کا لفظ ہے ایسے ہی آپکے وہ جان نثار پیرو (جو اپنے مال و جان و دین ایمان کو آپکے ملک کر چکے ہین۔ اگر آپ دن کو رات کہتے ہین تو وہ ستارے دکھانیکو تیار ہو جاتے ہین) اس الزام کا محل نہین ہو سکتے۔ لہذا ان گالیون کے بارہ مین کادیانی کے ان پیروان یا حامیون کو جو دھوکے مین آکر اسکے اتباع یا حمایت مین پھنس گئے ہین۔ اور ہنوز اپنے فہم و ایمان سے بھی کچھ تعلق رکھتے ہین (جیسے خانصاحب محمد علیخان صاحب خلف نواب غلام محمد خانصاحب رئیس مالیر کوٹلہ اور حافظ محمد یوسف صاحب ضلعدار نہر۔ اور منشی عبدالحق صاحب ایکوٹنٹ پنشنر لاہور۔ اور منشی الٰہی بخش صاحب ایکوٹنٹ لاہور اور سید فتح علیشاہ صاحب ڈپٹی نہر وغیرہ) سے کمال اخلاص و محبت سے سوال کرتے ہین۔ کہ وہ لوگ کادیانی کو گالیون سے کیون نہین روکتے۔ اور اسمین وہ کونسا فایدہ سمجھتے ہین جسکی نظر سے وہ ایسی گالیان کلام کادیانی مین دیکھکر کادیانی کا ساتھ نہین چھوڑتے۔

ہمنے ایک خاص دخلیاب بارگاہ کادیانی سے سنا ہے کہ وہ اپنے اتباع کو ان گالیون کا یہہ فایدہ سناتا رہتا ہے کہ یہ وار دے تلخ یا ایک مسہل کا نسخہ ہے۔ جس سے ان لوگون کے دل کے بخار باہر نکل آتے ہین۔ چونکہ گالیان دیجاتی ہین اگر صاحبان مذکورین کو بھی کادیانی نے یہی فایدہ سناکر ان گالیون کے سننے پر خوش اور اپنا تابع یا حامی کر رکھا ہے تو وہ صاحب اپنے خداداد فہم اور ایمان سے کام لیکر یہ خیال فرماوین کہ اس نسخہ کو کادیانی نے رجسٹری تو نہین کرایا

ہوا۔ کہ اور کوئی اسکو استعمال مین نہ لاسکے بلکہ یہ تو ایسا عام نسخہ ہے کہ ہر کوئی اسکو استعمال مین لاسکتا ہے دور نہ جائیے۔ اپنے مخاطب خاص شیخ سعد اللہ صاحب ہی کو دیکھہ لیجئے۔ کادیانی نے ان کے حق مین یہ نسخہ استعمال کیا۔ اور ان کو ان الفاظ سے یاد کیا تو انہون نے اپنی نظم ملحقہ مضمون حملہ آسمانی دربارہ شکست کادیانی مین جو مالیر کوٹلہ کے مسلمانون کیطرف سے شایع ہوا ہے اسکو بھی حلال زادہ بنایا ہے۔ اور ایک تاریخی ثبوت اس امر کا دیدیا ہے۔ اب فرمائیے کہ اس نسخہ کا فایدہ کادیانی تک کہان محدود و مخصوص رہا۔ اپ لوگ یہ بات کادیانی کو کہین۔ اور اگر آپ لوگون کی اس نصیحت پر بھی کادیانی اس گالی گلوچ سے باز نہ آوے تو آپ لوگ اس سے اپنا تعلق قطع کرین۔

اس باب مین ہمنے ایک مستقل مضمون متعلق حرامزادہ بھی تحریر کیا ہے جو مضمون ہذا کے ساتھ شایع ہوگا۔ وہ بھی توجہ اون احباب کے لائق ہے۔

شیخ سعد اللہ صاحب کو جو امرتسر کے ساکن مشرف باسلام ہونے اور اپنے ہندو راجپوت ماباپ زوجہ وغیرہ اقربا کو چھوڑ کر مسلمانون کی جماعت مین داخل ہونے پر کادیانی کا اسکو ہندو زادہ کہنا بھی ان اصحاب اور دیگر اہل انصاف کے نوٹس لینے کے لائق ہے۔ یہ امر موجب عار و جالب و مستوجب طعن و طنز ہے۔ تو کیا کادیانی کے نزدیک آنحضرت کے صحابہ کبار جنکے والد مسلم نہ تھے بلکہ خود حضرت رسالت جنکے والد بحسب قرار داد اہل سنت (حلافا للشیعۃ) غیر مسلم تھے۔ اس خطاب کے لائق ہین۔ ۹۔ کادیانی کا ایسا خیال ہے تو پھر اس کے نزدیک اسلام و مسلمانی کی کوئی حقیقت نہین ہے۔ اس صورت مین بھی اسے کادیانی کے دھوکے مین آکر تابع و حامی نہ جانیو اور جنمین فہم و ایمان و انصاف باقی ہے۔ کادیانی کی ان باتون کو انصاف و فہم کی نگاہون سے آپ دیکھین اور ایسے بدگو طاعن کے اتباع سے دست بردار ہو جائین۔ ورنہ آپ بھی ویسے ہی سمجھے جائین گے۔ اور آپ لوگون سے بھی مسلمانون کیطرف سے وہی معاملات ہونگے جو کادیانی سے ہو رہے ہین۔

تائید عذر سوم مین جو خامسا کادیانی نے کہا ہے کہ اگر عبد اللہ آتھم مرجاتا تو اس

نشان کو دیکھکر ہمارے پاک اور شریفون کی جماعت مین ناپاک اور کمینہ لوگ داخل ہو جاتے یہ عجب مکر چال اور فریب کا جال ہے۔ جس سے کادیانی کے دجال ہونیکا پورا ثبوت ملتا ہے۔ جسپر دو روشن دلیلین ہین:-

اول یہ کہ جو مذہب خدا کی طرف سے ہو وہ دریا کے مثل ہونا چاہیئے کہ اسمین ہو نہار ناپاک داخل ہو کر پاک ہو جائین۔ اور جو مذہب ناپاک کے چھونے سے ناپاک ہو جاے وہ خدا کی طرف سے نہین ہوتا۔ کادیانی کا مذہب اور جماعت اگر ایسی ہے کہ ناپاکون کے ملنے سے ناپاک ہو جاتی ہے تو وہ کادیانی کے اپنے اقبال سے خدا کی طرف سے نہین ہے۔ پھر کادیانی کا ایسے مذہب کو خدا کی طرف سے ٹھہرانا اور لوگون کو اسکی طرف بلانا دجالیت نہین تو پھر دجالیت کسکا نام ہے۔

دوسری دلیل یہ کہ اگر شرافت اور کمینگی سے آپکی مراد دنیاوی اصطلاح کی شرافت و کمینگی ہے جسمین بعض بعض قومون اور بعض پیشون کی نظر سے لوگون کو شریف یا کمینہ سمجھا جاتا ہے تو کادیانی کا اپنی جماعت کو شریف کہنا دجالی کذب و دہوکا و مغالطہ ہے۔ آپ اپنے گریبان مین منہ ڈالکر اور کچھ شرم و حیا سے کام لیکر فرماوین کہ کیا آگے آپکی جماعت مین ایسی اقوام اور پیشونکے لوگ داخل بلکہ اسکے اکثر ممبر نہین۔ جنکو دنیا کے لوگ کمینہ سمجھتے ہین۔ یعنے نائی۔ بافندہ۔ راول (جوگی) جھینور (خارکش) سوچی۔ چھیپی (چھینبے) ڈوم وغیرہ وغیرہ گو آپ مولوی حکیم۔ مرزا وغیرہ بنے ہوئے ہین۔ آپ اس سے انکار کرین گے۔ تو ہم بشرط اجازت درخواست آپ کے ان لوگون کی فہرست شایع کرین گے۔ جو ان اقوام اور پیشون کے لوگ آپکی جماعت کے رکن رکین اور آپکے دست و یار و یمین ہین۔ اور اگر شرافت سے خدا اور رسول دین و اسلام کی اصطلاحمین شرافت و کمینگی مراد ہے جسکے رو سے بحکم نص ان اکرمکم عند اللہ اتقکم شریف وہ ہے جو متقی و پرہیزگار ہے۔ اور کمینہ وہ جو بدکار ہے تو بھی آپکا اپنی جماعت کو شریف کہنا صریح جھوٹ بولنا۔ اور اپنی دجالیت ظاہر کرنا ہے۔ آپ اپنے گھر کی خبر لیکر اور آپ اپنی جماعت کے حالات ٹٹولکر یہہ بتادین کہ کیا آپکی جماعت کے اکثر لوگ قطع نظر ان

عقاید باطلہ کفریہ کے جو آپنے ان کو سکہائے ہین۔ عام اصول اخلاق کی نظر سے بدمعاش و بدکردار نہین ہین۔ کیا ان مین سے آپکے بعض خواص جہوٹ نہین بولتے۔ بعض زنا۔ شراب و مال مردم خوری۔ دغابازی سے متہم نہین ہین۔ آپ اس سے انکار کرین گے۔ تو ہم بشرط درخواست و اجازت ایسے لوگون کی فہرست شائع کرین گے۔ جن کے سفید جہوٹ بولنے پر تحریری شہادتین موجود ہین۔ اور تو برکنار رہے۔ خود بدولت پریسیڈنٹ جماعت جہوٹ بولنے مین ایسے یکتا ہین۔ کہ دنیا مین اپنی نظیر نہین رکہتے وعلی ہذا القیاس آپکے خلیفہ ارشد اول (بہیروی) دوم (امروہی) سوم و چہارم و پنجم (سیالکوٹی) اس جہوٹ بولنے مین آپ کے نقش قدم پر چلتے ہین۔ بعض لوگ بیگانے کی عورتون کے اغوا کے جرم مین متہم ہو کر عدالت مین جا چکے ہین۔ جن کا ذکر ہم اشاعۃ السنۃ صفحہ ۲۹۵ ع ۱۱ جلد ۱۵ مین کر چکے ہین بعض لوگ اسلامی انجمنون کے وکیل بنکر وصولی چندہ کے لئے باہر جاتے ہین تو اس مال کو زنا مین خرچ کرتے اور اس سے شرابین پیتے ہین۔

ایک آپکے بڑے خلیفہ جو آپکی تصانیف ہر وقت بغل مین رکہتے ہین جوان عورتون کو پڑہاتے پڑہاتے اُن سے مبتلا و متہم ہو گئے۔ انکی بہاوجہ نے دیکہکر انکو منع کیا۔ تو اسکو ایسا ضرب شدید سے مارا کہ وہ قریب بہلاکت پہنچ گئی۔ جب اسکے شوہر سے خوف نالش ہوا۔ تو اسے ؎ دیکر راضی کیا۔ وہ بیچارہ اپنی غریبی کے سبب اُس سے راضی ہو گیا۔ اس قسم کی کارروائیان اس پاک جماعت کی اور بہت ہین۔ جنکی تفصیل آپ کی درخواست پر ہو گی۔ اس بیان سے ہمارا مقصود کسی پر ذاتی حملہ نہین ہے۔ اور نہ ہو گا۔ یہی وجہ ہے کہ ہم نے کسی کا نام نہین لیا۔ بلکہ اس سے مقصود عام لوگون کی اصلاح ہے اور اس امر کا اظہار ہے اور ہو گا کہ یہہ جماعت بلحاظ اخلاق اکثر ممبران و ارکان ایسی ناپاک جماعت ہے کہ اس سے ہر ایک مسلمان کو بچنا اور اس سے الگ رہنا ضروریات ایمان و اسلام سے ہے۔ مسلمان اس ناپاک جماعت سے اپنے آپ کو بچاوین ان دلائل سے ثابت ہو کہ آپکا یہ دعوے کہ عبد اللہ آتہم

اسلئے نہین مرا۔ کہ اسکو دیکھکر عام لوگ آپکی شریف جماعت مین داخل ہونگے ایک مکر چال۔ اور فریب کا جال ہے۔ اور وہ کسی معنے سے صحیح نہین ہوسکتا۔ دنیاوی شرافت کا ادعا ہے تو وہ اکثر حصہ جماعت سے مفقود ہے۔ اور اگر اخلاقی شرافت کا دعوے ہے تو وہ بھی اکثر سے مفقود ہے۔

عذر سوم کی تائید مین جو سادسًا آپنے کہا کہ معجزات انبیا بھی ایسے ہی ہوتے ہین۔ کہ وہ عام فہم نہون۔ اور اون کو دیکھکر عام لوگ جن مین وضیع و کمینہ لوگ بھی شامل ہوتے ہین داخل اتباع انبیا نہوون۔ اسمین اپنے **مخفی کفر کا اظہار** کیا۔ اور یہ ثابت کردکھایا کہ آپ کسی عام فہم معجزہ آنحضرت کے شق القمر حضرت موسی کے من وسلوی۔ فلق البحر۔ ید بیضا۔ عصا کے سانپ ہوجانے اور حضرت صالح علیہ السلام کی ناقہ۔ اور حضرت ابراہیم پر آگ سرد ہوجانے۔ وامثال ذلک کے دل سے قائل نہین۔ کیونکہ یہ معجزات ایسے عام فہم ہین کہ انکو عوام سمجھ سکتے ہین۔ اور سمجھ گئے۔ اور صدہا عوام ان معجزات کو دیکھکر تابع انبیا علیہ السلام ہوگئے جنکو آپ جیسے متکبرین کمینہ سمجھتے رہے۔ اور ان کی نظر سے انبیار کو کہتے رہے۔ کہ ہم دیکھتے ہین کہ تیرے پیرو وہی لوگ ہین جو ہمارے بادی الرائے ہین کمینہ ہین۔ اور انبیار جواب مین یہہ کہتے رہے کہ ہم ان لوگون کے حق مین جنکو تم حقیر جانتے ہین نہین کہتے کہ خدا انکو نیکی و ایمان و ثواب) ندیگا۔ اور حدیث صحیح بخاری مین انکی نسبت ایک جلیل الشان صحابی ابن عباس کی تقریر سے ثابت ہے کہ انبیار کے پیرو (ابتدا مین) وہی لوگ ہوتے ہین جنکو لوگ کمینہ سمجھتے تھے۔ مگر آپکے اس قول سے صاف ثابت ہے کہ آپکے نزدیک یہ معجزات عام فہم اپنے ظاہری معنے سے وتوعمین نہین آئے۔ ان کے بھی آپکے نزدیک کوئی تاویلی و تحریفی معنے ہین جیسکہ معجزات حضرت مسیح احیا موتی خلق طیر

وما نرٰک اتبعک الا الذین ھم اراذلنا بادی الرائے۔
ولا اقول للذین تزدری اعینکم لن یوتیھم اللہ خیرًا
سالتک اشراف الناس اتبعوہ ام ضعفاھم فذکرت ان ضعفاھم اتبعوہ وکذلک اتباع الرسل (صحیح بخاری)

ابرار ابرص واکمہ کے تحدیدی معنے آپنے بیان کئے ہین۔ اور اس قول سے آپنے ثابت کر دیا ہے کہ شق القمر کے ثبوت مین جو آپنے سُرمہ چشم آریہ مین دلائل لکھے ہین۔ انپر آپ کا دلی یقین و ایمان نہین ہے۔ وہ تقریرین و دلیلین اپنے منافقانہ طور پر اپنے دلی اعتقاد کے برخلاف صرف میدان مناظرہ جیتنے کو بیان کئے ہین۔ دل سے آپ معجزہ شق القمر کو (جسکو عام لوگ بخوبی سمجھ سکتے ہین) نہین مانتے اور جو عام لوگ ایسے ظاہر معجزات کو دیکھکر مُسلمان ہو گئے تھے انکو آپ مسلمانون مین داخل ہونیکے لایق نہین سمجھتے۔ آپکے نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غلطی کی۔ (معاذ اللہ نقل کفر کفر نباشد) کہ ایسے عام لوگون (بلال عمار و صہیب وغیرہ) کو مسلمانون مین شمار کر لیا۔ بلکہ آپکے نزدیک خود خدا تعالے نے غلطی کی۔ (تعالی عما یقول الظالمون) کہ عام فہم معجزات انبیاء کے ہاتھ ظاہر کئے۔ جنکو دیکھکر عام لوگ داخل اسلام ہو گئے۔

اے مسلمانان کادیانی کے دام افتادگان! اس انکار معجزات پر بھی کادیانی کو مسلمان کہوگے۔ اور اب بھی اسکے پیرو کہلاؤگے۔ سوچو اور سمجھو۔ اور اپنے آپ کو اس تہلکہ سے بچاؤ۔

کادیانی نے معجزہ کے عام فہم نہ ہونیکی ضرورت پر ایک دلیل قایم کی ہے جسمین نادان مسلمانون کو دھوکا دیا ہے۔ ہم اس دلیل کا جواب دیکر اس دھوکا کو اٹھانا اور ان مسلمانون کا اس کے دام سے نکالنا چاہتے ہین وباللہ التوفیق اسکی وہ دلیل یہ ہے کہ معجزہ ایسا عام فہم ہو تو پھر ایمان بالغیب نہین رہتا۔ ایسا بدیہی امر مشاہدہ مین آگیا تو ایمان بالغیب کہان رہا۔

اسکا جواب یہ ہے کہ ایک معجزہ کے سمجھ مین آجانے اور بدیہی ہونے سے اور اس کا مُشاہدہ ہو جانے سے وہ تمام امور غیبیہ جنپر ایمان بالغیب مطلوب ہوتا ہے۔ جیسے خدا کی ذات و صفات و دوزخ و بہشت اور انکے احوال و اہوال و حساب و کتاب سب کے سب ظاہر عیان نہین ہو جاتے اور مشاہدہ مین نہین آجاتے۔ ایمان کو جو بالغیب کہا گیا ہے تو انہی امور کی نسبت کہا گیا ہے۔ جو معجزہ دیکھنے کے بعد بھی غیب ہی رہتے ہین۔ معجزہ مین جو امر مشاہدہ کرایا جاتا ہے۔ وہ ایک ایسا امر ہے جو ان امور غیبیہ سے جداگانہ ہوتا ہے۔ اور اسکو انہی امور غیبیہ پر ایمان لانے اور یقین دلانے

کے لئے مشاہدہ کرایا جاتا ہے۔ اسکا مشاہدہ ہونے سے وہ سب امور غیبیہ مشاہدہ مین نہین آجاتے۔ اب دیکھو کادیانی نے تمکو کیسا دھوکا دیا تہا۔ مشاہدہ مین کون امر آتا ہے۔ اور اس نے کن امور کی نسبت ایمان بالغیب کو مٹایا ہے۔ اب بہی آپ لوگ اسکو دجال نہ کہین گے؟ اور اس کے اتباع سے دست بردار نہونگے؟

تائید عذر رسوم مین جو **سابقاً** کادیانی ان مسلمانون کو جو اسکو شکست یافتہ کہہ چکے ہین نیم عیسائی کہکر انپر لے دی کی ہے۔ اسکا جواب تو اسکے قول ہشتم کے جواب کے ضمن مین ایک مستقل مضمون "حرامزادہ" مین دیا جائیگا۔ اس مقام مین اسکی **دلیل** کا مغالطہ ظاہر کیا جاتا ہے جو اس قول ہفتم مین اُسنے بیان کی ہے۔ **وہ دلیل** یہ ہے کہ اگرچہ مین تمہارے نزدیک کافر و مرتد تہا۔ مگر عیسائیون کے مقابلہ مین اسلام کی صداقت کا مدعی بنا تہا۔ اور اسی اسلام کی تصدیق و تائید مین وہ پیشگوئی پیش کی تہی اس مین مجہے تمنے جہوٹا کہا۔ تو گویا اسلام کو جہوٹا کیا۔ **پہر اسکی تمثیل** مین یہ مثال بیان کی کہ اگر چوہڑا یا چمار اسلام کی حمایت مین عیسائیون کے مقابلہ کہڑا ہو جائے تو خدا اسکے چوہڑے ہونیکو نہ دیکہے گا بلکہ اسکی جانب اسلامی کا لحاظ کرکے عیسائیون کے مقابلہ مین اسکو فتح دیگا۔ اسکے چوہڑے ہونیکے لحاظ سے عیسائیون کو فتح نہ دیگا۔

اس دلیل کا جواب یہ ہے کہ بیشک تیرا دعوٰی اظہار حمایت اسلام کا تہا اور یہ پیشگوئی بہی بظاہر اسلام کی تائید کے لئے تو نے پیش کی ہے۔ مگر درحقیقت نہ تیرا دعوے حمایت اسلام سچا اور مطابق واقع تہا۔ اور نہ اس پیشگوئی سے اُس اسلام کی تائید تجہے مدنظر تہی۔ جو محمد رسول اللہ لائے ہین۔ اور مسلمان اسکو اسلام سمجہتے ہین بلکہ جس اسلام کا تو مدعی ہے وہ اسلام کفر کے برابر ہے جسمین خدا کی صفات سے انکار رسول پر نزول ملائکہ وحی سے انکار معجزات انبیاء سے انکار اعتقادات اسلامی سے انکار ایسی ہی کفریات تیرے خانہ ساز اسلام مین اور ہین جن کی تفصیل اس رسالہ مین ہو چکی ہے۔ اسی خانہ ساز اسلام کی تائید اور تصدیق کے لئے تو نے پیشگوئی کی تہی۔ لہذا اسمین تجہے جہوٹا کہنا اسلام کو جہوٹا کہنا نہوا۔ بلکہ اس کفر کو جہوٹا کہنا ہوا جسکو

تو اسلام کے نام سے دنیا مین پہیلانا۔ اور ٹٹی کی آڑ مین شکار کہیلنا چاہتا ہے۔ اس سے تیری تمثیل کا جواب ادا ہوا۔

اب مزید تشریح کے لئے اسکا جواب ترکی بترکی دیا جاتا ہے کہ اگر چوہڑا یا چمار بظاہر اسلام کا نام لیکر عیسائیون کا یا اور کسی کے مقابلہ کرے۔ اور درحقیقت وہ اس ذریعہ سے اپنے دین لال بیگی کو مدد پہنچانا چاہتا ہو۔ اور اسکا مقصود یہہ ہو کہ اسلام کا نام سنکر لوگ میرے دام مین آجائین گے تو مین انکو لال بیگی بناؤنگا۔ تو خدا تعالے جو دل کے بہید جانتا ہے اور وہ الفاظ اور ظاہری بیان پر کسیکا دہوکا نہین کہاتا۔ اسکو اس مقابلہ مین گو عیسائیون یا اور مخالفین اسلام سے ہو ذلیل کریگا۔ ہرگز ہرگز فتحیاب نکریگا۔ اور ساتہہ ہی اسکے اُسکے مقابلین مخالفین اسلام کو بہی ذلیل کرے گا جیسا کہ کادیانی کے مباحثہ مین ہوا۔ کادیانی کو بہی خدا نے ذلیل کیا۔ اور عیسائیون کو بہی جن سے اس مباحثہ مین کچہہ بن نہ پڑا۔ (ہمارا ریویو مباحثہ دیکہو اور فریقین کی ذلت کا معائنہ و مشاہدہ کرو۔)

تائید عذر سوم مین جو **تاسعًا** اپنے اپنے دام سے نکلنے والون کو دہمکی دی ہے۔ وہ فضول یا تحصیل حاصل ہے جو لوگ اس کے دام مین ایسے پہنس چکے ہین کہ اگر کادیانی دن کو رات کہے تو وہ لوگ ستارے دکہانیکو طیار ہو جاتے ہین۔ (جسکا موجب و سبب انکی خود غرض ہے۔ اور گوشت پلاؤ خودی یا اپنے مذہب لامذہبی و نیچریت کی اشاعت) وہ تو اسکے دام سے نکلنے کے نہین جب تک کہ اس کی پوری کساد بازاری نہین ہولی۔ اور جو لوگ دہوکے مین آکر اس کے دام مین پہنس گئے تہے۔ ان مین سے بہت نکلگئے۔ جواب اسکو جہوٹا اور بیحیا کہتے ہین۔ اور رہے سہے آیندہ وقتاً فوقتاً نکلتے جاوین گے۔ جون جون اسکی دہوکہ بازیان حیلہ سازیان دیکہین گے۔ لہذا اس کی یہہ دہمکی اس فریق کے حقمین فضول اور لاحاصل ہے اور پہلے فریق کے حقمین تحصیل حاصل۔ اب رہا کادیانی کے **قول ہشتم** کا جواب جسمین اس نے اپنے معترضین و مخالفین کو حرامزادہ وغیرہ الفاظ سے یاد فرمایا ہے سو ایک مستقل مضمون "حرامزادہ" مین ادا ہونا مناسب ہے۔ جو بعد اختتام تکملہ مضمون ہذا شروع ہوگا۔ انشاء اللہ تعالے +

تکملۂ مضمونِ لعنت اللہ

اشتہار ایک ہزار مؤرخہ ۹ ستمبر ۱۸۹۴ء اور رسالہ بے انوار ۲۱ صفحی کے بعد کادیانی نے تین اشتہار (ایک دو ہزار کا۔ ایک تین ہزار کا۔ ایک چار ہزار کا۔) اور شائع کئے ہین۔ اور رسالہ بے انوار ۲۱ صفحی کو بڑھاکر ۵۲ صفحہ مین دوبارہ شایع کیا۔ ان سب اشتہارات اور رسالہ مکررہ مین جو نئی باتین اصل مقاصد اشتہار ایک ہزار اور رسالہ اول کے متعلق کادیانی نے کہی ہین۔ ان کے جوابات ہمنے اس مضمون مین ادا کر دیئے ہین۔ اس تکملہ مین بعض زاید باتون کا جواب دیا جاتا ہے۔ اور بعض باتون کو صرف ناظرین کی توجہ و انصاف کے لئے ذکر کیا جاتا ہے۔ وہ باتین محتاج و متقاضی جواب نہین۔ صرف ناظرین کی توجہ چاہتے ہین۔

ازانجملہ نمبر اول یہ ہے جو کمال توجہ ناظرین کے لائق ہے کہ کادیانی اشتہار دو ہزار کے صفحہ ۴ سطر ۴ مین اور نیز رسالہ بے انوار مکررہ کے صفحہ ۳۶ سطر ۱۸ مین اپنی عمر ساٹھ برس کے قریب بیان کی ہے۔ اس سے کادیانی کے اس دعوی کا کذب وافترا ہونا ظاہر ہوتا ہے۔ جو اس نے رسالہ نشان آسمانی کے صفحہ ۱۴ مین کیا۔ اور کہا کہ "یہ عاجز (کادیانی) اپنی عمر کے چالیسوین برس مین دعوتِ حق کے لئے بالہام خاص مامور کیا گیا۔ اور بشارت دیگئی کہ اسی برس تک یا اس کے قریب تیری عمر ہے۔ سو اس الہام سے چالیس برس تک دعوت ثابت ہوتی ہے جنمین سے دس برس کامل گذر بھی گئے۔ دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۲۳۸"

یہ دعوی کادیانی نے اپنے مہدی ہونے کے لئے کیا تہا۔ ایک شخص لعنت اللہ مشہور ولی ہانسوی نے موعود مہدی کی بابت ایک قصیدہ مین پیشگوئی کی تہی۔ اسمین مہدی کی علامت یہ بہی لکھی تہی جو اسکے بیت ذیل مین بیان ہوئی ہے۔ ؎

تا چہل سال اے برادرِ من — دور آن شہسوار می بینم

کادیانی نے اس قصیدہ کو کھینچ تان کر اپنے اوپر جمایا تو اس بیت کی شرح مین وہ دعوے کیا جسکا خلاصہ یہہ ہے کہ چالیسوین سال عمر مین مینے الہام و امامت کا دعوی کیا ہے اور چالیس سال اس دعوے سے میری زندگی اور ہوگی۔ لہذا مہدی موعود اور اس شعر کا مصداق مین ہی ہون

یہ دعوی کادیانی نے مارچ ۱۸۸۲ء مین کیا تہا۔ چنانچہ براہین احمدیہ کے ص۲۳۹ سطر ۱۷ مین خود اس نے یہ سنہ و سال بتایا ہے۔ اور اسی سال مین یہ حصہ براہین احمدیہ کا طبع ہوا تہا۔ سو اس ۱۸۸۲ء سے کادیانی کی عمر چہل سالہ مین ۱۹۲۲ء تک بارہ یا تیرہ سال ملانے سے ۱۹۳۴ء کو اس کی عمر باون یا ترپن برس کی بنتی ہے۔ اور اس امر کو کادیانی کا یہ اقرار و اظہار شہتہار چار ہزار ورسالہ بے انوار صاف جہٹلاتا ہے اور یہ یقین دلاتا ہے کہ جو کادیانی نے دعوے مندرجہ رسالہ نشان آسمانی مین ۱۸۹۲ء کو اپنی عمر گہٹائی اور چالیس برس کی بتائی تہی اسمین دروغ بیانی اور بے ایمانی کی۔ اس اظہار و اقرار کے رو سے اس وقت اسکی عمر ساٹہ برس کے قریب ہے۔ تو ۱۸۸۲ء مین دعوی الہام و امامت کے وقت اسکی عمر اٹہالیس برس کے قریب ہونی چاہیئے سات سے یا تو اسکے دعوی مہدی ہونے اور اس بیت ہالنسوی کا مصداق ہونیکا چہوٹا ہوتا ہے یا اسکا وہ الہام جہوٹا ہٹیرتا ہے کہ وہ اسی برس کی عمر تک زندہ رہیگا۔ اس دعوی مندرجہ نشان آسمانی کے وقت اسکو یہ الہام نہوا۔ اور اسکے ملہم کو بہی (جو یقیناً معلم الملکوت ہے) یہ علم نہ تہا۔ اور اس وجہ سے وہ اسکو یہ الہام نکر سکا۔ کہ آپ کے قلم سے اشتہارات ۱۸۹۲ء مین ساٹہ برس کی عمر کا اقرار نکلکر شایع ہو جائیگا۔ اور اسوقت جبکہ اس نے اپنے ان اشتہارات مین اس اقرار کو شایع کیا۔ اسکو اور اس کے ملہم کو وہ دعوی نشان آسمانی یاد رہا۔ اس موقع پر آپنے اپنے آقا کے ملہم نے مثل مشہور دروغگو را حافظہ نباشد کو خوب سچا کر دکہایا۔ اور قرآن مجید کی اس آیت کو ولو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافاً کثیراً اس مقولہ صادقہ کو ہر جل قضی علی نفسہ اپنی طرح تصدیق کیا۔ جب کادیانی کا رسالہ نشان آسمانی شائع ہوا۔ اور اسمین اسکا دعوے میری نظر سے گذرا تو مین بہت متعجب ہوا۔ اور مین نے لوگون سے کہا کہ کادیانی مجہ سے بڑی عمر کا ہے جب مین کادیانی کے ساتھ

لہ ۱۳ کو شمار کرین تو تیرہ سال ہوتے ہین ورنہ بارہ۔

مولوی گل علیشاہ بٹالوی سے شرح ملا وغیرہ پڑھتا تھا۔ تو اس وقت میری ڈاہڑی موچھ کا نام نشان نہ تھا۔ اور کادیانی کی ڈاہڑی اس وقت اتنی لمبی تھی کہ ہاتھ مین پکڑی جاسکتی تھی۔ اور وہ اس وقت طب کی کتاب شرح اسباب پڑھتا تھا۔ اور جبکہ میری عمر اسوقت سال اشاعت رسالہ نشان آسمانی کادیانی مین پچاس سے متجاوز ہے تو کادیانی کی عمر ضرور ساٹھ سے متجاوز ہوگی۔ اور مین اس انکر مین تھا کہ اسکی پیدائش کے واقعون سے شہادت بہم پہنچا کر اس دعوے مین اسکا جھوٹ ظاہر کرون سو خدا تعالے نے کمال احسان کیا کہ اس نے اُسی کے منہہ سے اسکا جھوٹا ہونا ثابت کر دیا۔ اور اسکے قلم سے اسکا یہ اعتراف ان اشتہارات مین شایع کرا دیا کہ مین "ساٹھا پاٹھا ہون"۔ فالحمد للہ علی ذلک حمداً کثیراً۔ کادیانی کے ایسے سفید جھوٹ ظاہر ہونے پر بھی اسکے دام افتادہ اس کے دام سے نہ نکلینگے تو پھر انکی رہائی کی کوئی امید نہین۔ ومن کان فی ھذہ اعمی فھو فی الاخرۃ اعمی واضل سبیلاً ۝ ومن لم یجعل اللہ لہ نوراً فما لہ من نور ۝

واز انجملہ نمبر ۲ کہ وہ بھی کمال توجہ ناظرین کے لائق ہے یہ ہے کہ اس اشتہار کے صفحہ مین آپنے مسٹر عبداللہ آتھم کے اس[1] خط اور عہد کو جو کادیانی کے رسالہ حجۃ اردو سے اشاعۃ السنۃ نمبر ۹ جلد ۱۵ مین بصفحہ ۲۴۴ منقول ہے ذکر کر کے اس سے ایک عمدہ نتیجہ نکالا ہے اور یہہ کہا ہے کہ اس خط سے اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ وہ (مسٹر عبداللہ آتھم) ہرگز تثلیث اور مسیح کے خون اور کفارہ پر مطمئن نہین کیونکہ ایسا شخص جو اپنے مسیحی عقاید پر دل سے مطمئن ہو وہ ہرگز یہ بات زبان پر نہین لاسکتا۔ کہ بعض نشانون کے دیکھنے سے ان عقاید کو ترک کر دیگا۔

کادیانی کے اس نتیجہ سے دو نتیجہ ایسے نکلتے ہین جن سے کادیانی کے اسلام اور الہام کی کیفیت اچھی طرح واضح ہوتی ہے۔ بشرطیکہ غور و توجہ سے ان کو دیکھا جاوے۔

اول نتیجہ یہ کہ کادیانی کو عقاید اسلامی پر اطمینان نہین ورنہ وہ درحقیقت مسلمان نہین

---

[1] اس خط اور عہد کا خلاصہ مضمون یہ ہے کہ اگر کادیانی کوئی نشان دکھائیگا تو مین (عبداللہ آتھم) جہانتک ہو سکیگا اپنی غلطی کی اصلاح کرون گا۔ اور مسلمان ہو جاؤن گا (دیکھو صفحہ ۲۴۴ جلد ۱۵ اشاعۃ السنۃ

کیونکہ یہی بات جس سے کادیانی نے عبداللہ آتھم کا عقاید مذہب عیسائی پر بے اطمینان ہونا نکالا ہے کادیانی خود اپنے منہ سے کہہ چکا ہے کہ "اگر عیسائی اسکو بالمقابلہ نشان آسمانی دکھائینگے تو وہ مذہب اسلام کو ترک کرکے عیسائی ہو جائیگا" اسکا یہ اقرار اسی رسالہ حجت سے اسی نمبر و جلد اشاعۃ السنۃ کے ص ۲۴۳ مین منقول ہے۔ لہذا از روے انصاف کادیانی کے اس اقرار سے یہی ذہنی نتیجہ نکالنا لازم ہے۔ جو اس نے عبداللہ کے عہد و اقرار سے نکالا ہے کہ کادیانی اسلامی عقاید پر مطمئن نہین ہے۔ کیونکہ جو شخص اپنے سچے عقاید پر دل سے مطمئن ہوتا ہے۔ وہ ہرگز یہ بات زبان پر نہین لاسکتا۔ کہ مین بعض نشانون کے دیکھنے سے اپنے ان عقاید کو ترک کردونگا۔ اے حضرات ناظرین اگر یہ نتیجہ لازمی ہے (اور آپ ضرور مانینگے) تو اس سے وہ ہمارا دعوے جسکو ہم بارہا ظاہر کرچکے ہین۔ کہ کادیانی زندیق و ہریہ ہے۔ وہ درحقیقت اسلام یا کسی اور مذہب آسمانی کا قائل و پابند و مصدق نہین ہے۔ اور وہ اسلام کے دعوے اور اسکی زبانی حمایت سے صرف مسلمانون کو دام مین لانا۔ اور انکا مال لوٹ لوٹکر کہانا چاہتا ہے۔ ثابت و مدلل و مبرہن ہوا۔ اب انصاف آپ لوگون پر ہے۔

دوسرا نتیجہ اسکے نتیجے سے یہ نکلتا ہے کہ کادیانی کی پیشگوئی مرت عبداللہ آتھم نے عبداللہ آتھم پر کوئی اثر نہین کیا۔ اور وہ عقاید مذہب عیسائی مین اسکی پیشگوئی سے ڈر کر مذبذب یا متزلزل نہین ہوا۔ بلکہ وہ پہلے ہی سے ان عقاید مین متزلزل تہا۔ چنانچہ کادیانی نے اس نتیجہ و بیان مین تسلیم کیا ہے اور اسکے سیالکوٹی حواریون نے بہی اس اشتہار مطبوعہ پنجاب پریس سیالکوٹ مین جو نور افشان ۲۱ ستمبر ۱۸۹۶ء کے مندرجہ نوٹس عیسائیون کے جواب مین انہون نے شایع کیا ہے۔ اسکو تسلیم کیا ہے۔ اس نتیجہ لازمہ سے تیسرا نتیجہ نکلتا ہے کہ اب جو کادیانی ان اشتہارات مین یہ کہہ رہا ہے کہ عبداللہ آتھم میری پیشگوئی سے ڈر کر عیسائی عقاید مین متزلزل ہوگیا ہے۔ اور اگر وہ نہین ڈرا تو وہ قسم کہاکر کہدے کہ مین درحقیقت مسیح کی ابنیت اور الوہیت اور کفارہ پر یقین کامل کے ساتھ اعتقاد رکہتا ہون اور اسمین کبہی ایک ذرہ متزلزل نہین ہوا۔ اور اگر مین اس بیان مین جہوٹا ہون تو مجہے ذلت

کے ساتھ ایک سال کے اندر موت آوے۔ یہ محض کادیانی کی آبلہ فریبی اور دھوکا دہی ہے۔ ورنہ کادیانی کو بشہادت اس نتیجہ کی جو اس نے عبداللہ آتھم کے خط اور عہد سے نکالا ہے خوب یقین ہے کہ عبداللہ آتھم پہلے ہی سے ان عقاید مین متنزل ہے۔ اور اسپر میری پیشگوئی کا کوئی اثر نہین پڑا۔ اور عبداللہ آتھم کا قسم کھانے پر مستعد نہ ہونا بھی اسیوجہ سے ہے کہ پہلے ہی سے متنزل ہے۔ اور اس تنزل کیوجہ سے وہ کبھی قسم نہ کھائیگا۔ خواہ کتنے ہزار کا اشتہار دیا جائے۔ مگر میرے احمق اتباع اسبات کو نہین سمجھتے اور نہ سمجھین گے۔ چلو! انکو اسی دام مین لاؤ۔ کہ وہ پیشگوئی کے اثر سے عقاید عیسائی مین متنزل ہو گیا ہے۔ اسی وجہ سے قسم نہین کھاتا۔ اور اسپر ہزارون کے اشتہار جاری کرتے جاؤ۔ دینی تو کوڑی بھی نہین دینی پڑیگی۔ اور مفت مین بیون التوحید ہو نگے۔ افسوس! صد افسوس!! ہزار افسوس!!! لاکھ افسوس!!!! کادیانی کے دام افتادہ واقعی ایسی عقل کے آدمی ہین کہ وہ کادیانی کے اس فریب کو نہین سمجھتے باوجودیکہ اسکی تحریرات و اشتہارات مین اسکا اعتراف پڑھ چکے ہین کہ وہ پہلے ہی سے عقاید عیسائی مذہب مین متنزل تھا۔ پھر اتنا نہین سوچتے کہ پھر اس پیشگوئی کا اسپر اسکا اثر کیا ہوا نہین ہوا تو پھر لاکھون ہزارون کے اشتہار دیکر اسپر زور دیا جاتا ہے کہ تم قسم کھاؤ۔ کہ مین کبھی تثلیث الوہیت و ابنیت کے اعتقاد مین ایک ذرہ متنزل نہین ہوا۔

الحق کادیانی کی محبت نے انکی آنکھون کو اندھا کر دیا ہے۔ کانون کو بہرہ زبانون کو گونگا دل کو مردہ۔ نہ وہ خود دل سے سوچتے ہین۔ نہ آنکھ سے سمجھانے والون کا کلام پڑھتے ہین۔ اور نہ کان سے سنانے والون کی بات سنتے ہین۔ اور نہ زبان سے کسی ہادی سے راہ ہدایت پوچھتے ہین۔ اشاعۃ السنۃ جیسا ہادی صریح البیان قوی البرہان نقارہ کی چوٹ سے کادیانی کے فریب ظاہر کر رہا ہے وہ اسکی طرف توجہ ہی نہین کرتے۔ انکو کادیانی نے یہ کہہ رکھا ہے کہ خبردار! اس رسالہ کو نہ دیکھنا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ ۝

واز انجملہ نمبر ۳ ہے کہ جو اس اشتہار تین ہزار کے متعلق مین بجواب اس اعتراض کے اگر ڈاکٹ صاحب کے مر جانے سے ڈاکٹر کلارک صاحب پر مین پڑ گیا ہے تو پھر کیا آپکے کئی مریدون کے عیسائی

ہو جانے سے آپ ہاویہ مین نہ پڑے۔ کادیانی نے کہا ہے کہ وہ لوگ منافقانہ طور پر سلسلۂ بیعت مین داخل ہو گئے تہے۔ ان لوگون کا بدچلن ہونا معلوم کر کے مین نے انکو اپنے مکان سے نکال دیا۔ اور بیعت کے سلسلہ سے خارج کر دیا تہا۔ پہر کہا کہ قادیان مین آؤ۔ اور اس کا ثبوت لو۔ یہہ بات بہی توجہ ناظرین کے لائق ہے۔ آپ نے کیا آسان طریق ثبوت کا بتایا ہے۔ معترض دہلی مین رہتا ہے۔ تو وہ ثبوت لینے قادیان مین آوے۔ پہر آپ اسکے سامنے اپنے مریدون اور خادمون کہلوا دینگے کہ ہان واقعی اس کو مکان سے نکالا گیا تہا۔

اے صاحب! اپنے اس ثبوت کی جگہہ بذریعہ اشتہار جو آپ کا رات دن کا شعار اور ہر وقت کا ہتھیار ہے کیون شایع نہ کر دیا کہ فلان فلان بدچلن ہین۔ منافقانہ طور پر بیعت مین داخل ہو گئے تہے۔ اب ہم نے ان کا بدچلن ہونا معلوم کر کے سلسلۂ بیعت سے خارج کر دیا ہے جیسا کہ آپنے اپنے لائق بیٹے کو عاق کرنا۔ اور عاجزہ اور عمر رسیدہ بیوی کو طلاق دینا صرف اسقدر گناہ کے بدلے کہ وہ آپ خیالی زوجہ دختر احمد بیگ کا دوسرے سے نکاح ہو جانے پر راضی یا ساعی تہے بذریعہ اشتہار[۵۱] مشتہر کر دیا تہا۔ اور کئی بار اپنی زوجہ کا حاملہ ہونا مشتہر کر دیا جو برخلاف عام رسم شرافت ہے۔

وازانجملہ نمبر ۴ یہ ہے کہ کادیانی نے اسی اشتہار کے صـ۶ مین کسیکا یہ اعتراض کہ آیندہ قسم کہا جانے پر آتہم کی موت کے لئے ایک سال کی میعاد کیا ضرورت تہی نقل کر کے اس کے جواب مین **ایک بات** یہ کہی ہے کہ یہہ میعاد الہام سے مقرر ہو چکی ہے۔ اسمین چون وچرا کرنا نہایت بیجا وگستاخی ہے۔ پہر صفحہ ۷ مین **دوسری بات** یہ کہی ہے کہ اگر عبد اللہ آتہم یہ اقرار کر لین کہ مسیح ابن اللہ ان کو ایک سال تک نہین بچا سکتا تو ہم اس اقرار کے بعد تین ہی دن منظور کر لین گے۔ یہ دوسری بات اپنے اشتہار دو ہزار مین بہی بصفحہ ۴ لکہی ہے۔

اے حضرات ناظرین ان باتون کو آپ توجہ سے ملاحظہ فرمائینگے تو ایک کو دوسرے کے مکذب پائین گے۔ **پہلی بات** مین صاف تصریح ہے کہ یہہ تحدید وتعیین الہامی ہے۔ اسمین تبدیلی ممکن نہین

---

[۵۱] وہ اشتہار یہ ہے جسکو ۲ مئی ۱۸۹۱ء کو کادیانی نے حقانی پریس لودہانہ مین چہپوا کر مشتہر کیا

بلکہ تبدیلی کی درخواست کرنا گستاخی ہے۔ لہذا وہ دوسری بات کی بکذب ہے۔ اور صاف بتاتی ہے کہ ایک سال کی جگہہ تین دن مقرر کرنا ممکن نہین ہے۔ اور دوسری بات مین کادیانی نے جو اس تبدیلی کا وعدہ کیا ہے تو اسمین جھوٹ بولا اور دہوکا دیا ہے۔ دوسری بات مین صاف کہا گیا ہے کہ عبد اللہ آتھم کے اقرار مذکور پر اس میعاد ایکسال کا تین دن سے بدل جانا ممکن ہے۔ اور اس تبدیلی کے لئے کادیانی کو اختیار حاصل ہے۔ لہذا وہ پہلی بات کی بکذب ہے۔ اور صاف بتاتی ہے کہ وہ تحدید و تعیین الہامی نہین ہے۔ الہامی ہوتی تو اسمین تبدیلی ممکن نہوتی۔ اور یہہ تعارض و تخالف دونون باتون کا اسبات پر دلیل ہے۔ کہ ان مین الہام کا دخل ہی نہین۔ جو ہے سو شیطانی احتلام ہے۔ اور کادیانی کا ڈہکوسلہ کادیانی کے دام مین عقل کے اندہے۔ گانٹھ کے پورے پہنسے ہوئے ہین۔ وہ اونکو جو کچہہ کہتا ہے۔ وہ اسکو بے سوچے مان لیتے ہین۔

پہلی بات کے جواب مین یہہ بہی کہا جاسکتا کہ یہہ بات آپکی وہ شخص مان لیگا جو آپ کو ملہم

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی ۔ لا یحب اللہ الجہر بالسوء من القول الا من ظلم وکان اللہ سمیعا علیما ۔

اشتہار نصرت دین و قطع تعلق از اقارب مخالف دین متین علیحدہ ابراہیم حنیفا

چون بدندان تو کرے اوفتاد ✦ آن نہ دندانے بکن اے اوستاد

ناظرین کو یاد ہوگا کہ اس عاجز نے ایک دینی خصومت کے پیش آجانیکی وجہ سے ایک نشان کے مطالبہ کے وقت اپنے ایک قریبی مرزا احمد بیگ ولد مرزا گامان بیگ ہوشیارپوری کی دختر کلان کی نسبت بحکم والہام الٰہی اشتہار دیا تہا کہ خدا تعالی کی طرف سے یہی مقدار و قرار یافتہ ہے کہ وہ لڑکی اس عاجز کے نکاح مین آئیگی خواہ پہلے ہی باکرہ ہونیکی حالت مین آجائے اور یا خدا تعالی بیوہ کرکے اسکو میری طرف لے آوے۔ چنانچہ تفصیل ان کل امور مذکورہ بالا کی اس اشتہار مین درج ہے۔ اب باعث تحریر اشتہار ہذا یہ ہوا کہ میرا بیٹا سلطان احمد نام جو نائب تحصیلدار لاہور مین ہے اور اسکی تائی صاحبہ جنہون نے اسکو بیٹا بنایا ہوا ہے وہی اس مخالفت پر آمادہ ہو گئی ہین۔ اور یہ سارا کام انہی کے ہاتھ مین ہے کہ اس تجویز مین ہین کہ عید کے دن یا اسکے بعد اس لڑکی کا کسی سے نکاح کیا جاوے اگر یہ اور ان کی طرف سے مخالفانہ کارروائی ہوتی تو ہمین درمیان مین دخل دینے کی کیا ضرورت اور کیا غرض تہی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

اور آپ کی اس تحدید میعاد کو الہامی مان چکا ہو۔ ایسا شخص آپ پر اعتراض ہی کیون کرے گا۔ اور جو معترض ہو وہ تو آپکو ملہم اور آپ کی کلام کو الہام نہین مانتا۔ بلکہ آپکو دجال کذاب اور آپکے الہام کو اختلام شیطانی جانکر یہ اعتراض کرتا ہے۔ پھر کیا اس کے جواب مین آپکا اس بات کو پیش کرنا صحیح ہے۔ ہرگز نہین۔ آپ مین کچھ بھی شرم ہوتی تو اس کے جواب مین آپکیطرف سے یہ بات پیش نہ کیجاتی۔ دوسری بات سے یہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ ہم کہانیوالے کی تحدید میعاد ایک سال کی حتمی نہین ہے۔ اسکا بدل دینا آپکے اختیار مین ہے۔ اس سے ہمکو حق پیدا ہو گیا ہے کہ جو ہم آپ کی درخواست پر کہانا چاہتے ہین اسکی میعاد منر الصورت ماراستی تین دن ہی مقرر کرادین۔ اسبات کو آپ اور جملہ ناظرین یاد رکھین۔ یہہ نوٹس لینے (یاد رکھنے) کے لائق ہے۔

وازانجملہ نمبر ۵ یہ ہے کہ اسی اشتہار تین ہزار کے صلا آپنے یہ دعویٰ کو خوف اور ایمان لانے کے وقت کافرون سے دُنیوی عذاب ٹلجایا کرتا ہے" پیش کرکے اسکی تمثیل و تائید مین قریب الغرق

امر ربی تھا۔ اور وہی اسکو اپنے فضل و کرم سے ظہور مین لاتا مگر اسکام کے مدار المہام وہ لوگ ہو گئے جن پر اس عاجز کی اطاعت فرض تھی۔ اور ہر چند سلطان احمد کو سمجھایا اور بہت تاکیدی خط لکھے کہ تو اور تیری والدہ اس کام سے الگ ہو جائین ورنہ مین تم سے جدا ہو جاؤن گا۔ اور تمہارا کوئی حق نہین رہیگا۔ مگر انہون نے میرے خط کا جواب تک نہ دیا۔ اور بگلی مجھ سے بیزاری ظاہر کی اگر انکی طرف سے ایک تیز تلوار کا بھی مجھے زخم پہنچتا تو بخدا مین اسپر صبر کرتا۔ لیکن انہون نے دینی مخالفت کرکے اور دینی مقابلہ سے آزاد ہو کر مجھے بہت ستایا۔ اور اس حد تک میرے دلکو توڑ دیا کہ مین بیان نہین کر سکتا اور عمداً چاہا کہ مین سخت ذلیل کیا جاؤن سلطان احمد مین دو بڑے گناہون کا ترکب ہوا۔ اول یہ کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی مخالفت کرنی چاہی۔ اور یہ چاہا کہ دین اسلام پر تمام مخالفون کا حملہ ہو۔ اور یہ اپنی طرف سے اس نے ایک بنیاد ڈالی تھی۔ اس امید پر کہ یہہ جھوٹے ہو جائینگے۔ اور دین کی ہتک ہوگی۔ اور مخالفون کی فتح۔ اس نے اپنی طرف سے مخالفانہ تلوار چلانے مین کچھ فرق نہین کیا۔ اور اس نادان نے یہ نہ سمجھا کہ خداوند قدیر و غیور اس دین کا حامی ہے وہ اپنی بندے کو کبھی ضائع نہین کریگا اگر سارا جہان مجھے برباد کرنا چاہے تو وہ اپنی رحمت کا ہاتھ

کشتیون کے دعا و عاجزی سے بچ جانے اور مکہ کے کافرون سے عذاب جہوٹی وعدہ ایمان پر قحط ٹلجانیکو ذکر کرکے اسپر ہمسے حلفی شہادت کی درخواست کی ہے۔ اس کے جواب مین ہم کادیانی کو کہتے ہین اور اپنے ناظرین کو اطلاع دیتے ہین کہ قریب الغرق کشتی والے کافرون سے غرق ہونیکا عذاب اور مکہ والے کافرون سے قحط کا عذاب بیشک تضرع و وعدۂ ایمان سے ٹلایا گیا۔ مگر یہ عذاب قطعی موعود نہ تہا۔ لہذا ایسے نظائر کو کادیانی کا پیش کرنا مسلمانون کو دہوکا دینا ہے۔ اور اس سے اپنا دجال ہونا ظاہر کرنا ہے۔ اور جو عذاب خدا کی طرف سے قطعی موعود ہوا ہے۔ اور اسمین ہلاکت کا وعدہ دیا گیا ہے وہ کبہی نہین ٹلا۔ اسپر ہم قسم کہانیکو حاضر و مستعد ہین۔ مگر پہلے کادیانی وعدہ کرے کہ درصورت ہماری قسم کے ناراست ہونے جو اثر اس کا ہمپر پڑیگا وہ تین ہی دن مین ظاہر ہوگا۔ جیسا کہ کادیانی نے عبداللہ آتہم سے بہی وہ وعدہ کیا ہے اور اسکا ذکر ابہی قول نمبر چہارم مین ہو چکا ہے۔ اور یہ بہی بتادے کہ وہ اثر کیا ہوگا۔ اور وعدہ کرے کہ درصورت ظاہر نہونے اس اثر کے کادیانی اس سزا کو جو ہم تجویز کرین گے منظور کریگا۔ اس منظوری کے بعد ہم اس کے لئے سزا مناسب تجویز کرین گے جس سے روز کی جہگڑون سے اسلامی دنیا کو امن حاصل ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۴۶

سے مجہے تہام لیگا۔ کیونکہ مین اسکا ہون اور وہ میرا۔ دوم سلطان احمد نے مجہے جو مین اسکا باپ ہون سخت ناچیز قرار دیا اور میری مخالفت پر کمر باندہی۔ اور قولی اور فعلی طور پر اس مخالفت کو کمال تک پہنچایا۔ اور میرے دینی مخالفون کو مدد دی اور اسلام کی ہتک بدل و جان منظور رکہی سو چونکہ اسنے دونون طور کے گناہون کو اپنے اندر جمع کیا۔ اپنے خدا کا تعلق بہی چہوڑ دیا اور اپنے باپ کا بہی اور ایسا ہی اس کی دونون والدہ نے کیا۔ سو چونکہ انہون نے کوئی تعلق مجہسے باقی نہ رکہا اس لئے مین نہین چاہتا کہ اب انکا کسی قسم کا تعلق مجہسے باقی رہے اور ڈرتا ہون کہ ایسے دینی دشمنون سے پیوند رکہنے مین معصیت نہو۔ لہذا مین آجکی تاریخ سے کہ دوسری مئی ۱۸۹۱ء ہے عوام اور خواص پر بذریعہ اشتہار ہذا ظاہر کرتا ہون کہ اگر یہ لوگ اس ارادہ سے باز نہ آئے اور وہ تجویز جو اس لڑکی کے ناطہ اور نکاح کرنیکی اپنے ہاتھ سے یہ لوگ کر رہے ہین اس کو موقوف نہ کر دیا۔ اور جس شخص کو انہون نے نکاح کے لئے تجویز کیا ہے اسکو رد نہ کیا بلکہ اس شخص کے ساتھ نکاح ہو گیا تو اسی نکاح کے دن سے سلطان احمد عاق اور محروم الارث ہوگا۔ اور اسی روز سے اسکی والدہ پر

و ازانجملہ نمبر ۶ جو پوری توجہ ناظرین کے لایق ہے یہ ہے کہ اسی اشتہار تین ہزار کے ص ۱۵ مین اور نیز اشتہار چار ہزار کے ص ۲۱ مین کادیانی نے اپنے مخلص مریدون کے اس سوال کہ ازروے انصاف تم کہا نا عبداللہ آتھم پر واجب نہین ہے کے جواب مین کہا ہے کہ ایام پیشگوئی مین ڈر جانیکا عبداللہ آتھم نے رورو کے اقرار کیا ہے۔ اسمین اسکو عذر ہے تو صرف یہ ہے کہ وہ ڈر جانا پیشگوئی کے اثر سے نہ تھا بلکہ ہمارے فرستادہ قاتلون سے جنہون نے کئی دفعہ مجھپر حملہ کیا۔ لہذا اسکا بار ثبوت عبداللہ آتھم پر ہے کہ وہ پیشگوئی سے نہین ڈرا۔ بلکہ قاتلون سے ڈرا ہے۔ جیسے اگر کوئی کسی کے گھر مین مداخلت بیجا کرتا ہوا پکڑا جاوے۔ اور وہ اس امر کا اقراری ہو جاوے کہ مین اس گھر مین بلا اجازت داخل ہوا مگر اسکے ساتھ یہ عذر کرے کہ مین صرف حقہ پینے کے لئے آگ لینے گیا تھا تو وہ صرف اتنی بات کہدینے سے جرم مداخلت سے بری نہین ہو سکتا۔ بلکہ اسپر اسبات کا بار ثبوت ہے کہ وہ چور نہین بدچلن نہین۔ صرف آگ لینے گیا تھا۔ نہ کسی اور بدنیت سے۔ اس بات کو کسی بیرسٹر یا جج سے پوچھیگے تو یہی جواب قانونی پاوینگے!۔

حضرات ناظرین! اسمین کادیانی نے یہ دھوکا دیا ہے کہ مسلمان پیر مہدی موعود مسیح

میر بطرف سے طلاق ہے۔ اور اگر اسکا بھائی فضل احمد جسکے گھر مین مرزا احمد بیگ والد لڑکی کی بھانجی ہے اپنی اس بیوی کو اسلیئے جو اسکو نکاح کی خبر ہو طلاق نہ دیوے تو پھر وہ بھی عاق اور محروم الارث ہوگا۔ اور آیندہ ان سب کا کوئی حق میرے پر نہین رہیگا۔ اور اس نکاح کے بعد تمام تعلقات خویشی اور قرابت اور ہمدردی اور ہر جا منگے اور کسی نیکی بدی رنج و راحت شادی اور ماتم مین ان سے شراکت نہین رہیگی۔ کیونکہ انہون نے آپ تعلق توڑ دیئے اور توڑنے پر راضی ہو گئے۔ سو اب انسے کچھ تعلق رکھنا قطعاً حرام اور ایمانی غیوری کے برخلاف اور ایک دیوثی کا کام ہے مومن دیوث نہین ہوتا۔ ؎ چون نبود خویش ہا دیانت و تقوی + قطع رحم بہ از مودت قربے +

والسلام علی من اتبع الہدی + المشتہر مرزا غلام احمد لودہانہ مورخہ ۱۸۹۱ء + حقانی پریس لودہانہ +

اس اشتہار کادیانی کو مہینے اگست ۱۸۹۱ء مین دوبارہ چھپوا کر مشتہر کیا۔ تو کادیانی نے اپنے ازالہ کے ص ۸۷۲ مین اسکو تصدیق و تسلیم کیا۔

مسعود مجدد۔ محدث۔ وغیرہ کہلا کر اپنے دعوے کے ثبوت کیلئے صرف قانونی شہادت کو پیش کیا۔ اور نہ جج و بیرسٹر کا حوالہ دیا کسی آیت قرآن یا حدیث یا قول مذہب کو پیش نہ کیا جس سے اسکا دعوے ثابت ہوتا۔ کہ عبداللہ آتھم اسکی پیشگوئی سے ڈر گیا تھا۔ اسلام میں تو بار ثبوت مدعی پر ہوتا ہے نہ مدعا علیہ پر۔ جو لوگ اسکو مسلمان اور مسیح مہدی سمجھتے ہیں انپر افسوس ہے کہ وہ اسکی ایسی بیہودہ باتوں پر بھی اسکو شرمندہ نہیں کرتے اور اسکو فریبی جانکر اس سے دست بردار نہیں ہوتے۔ اور یہ نہیں سوچتے کہ یہ مہدی مسیح ہو کر بجائے آیت و حدیث انگریزی قانون پیش کرتا ہے۔ پھر یہ کیونکر مہدی و مسیح ہو سکتا ہے۔

دوسرا یہ دھوکا کہ یہ نظیر بھی اسکے دعوے کے مطابق نہیں ہے کیونکہ عبداللہ آتھم کا یہ اقرار و اظہار کہ میں کادیانی کے قاتلوں سے ڈر گیا تھا۔ اس شخص کے اقرار کی مانند نہیں ہے جس نے کسی کے گھر میں بلا اجازت گھس جانیکا اقرار کیا۔ اور یہ عذر کیا ہو۔ کہ میں آگ لینے گیا تھا۔ یہ شخص اُس جرم استعانۃ یعنے بلا اجازت دوسرے گھر میں گھس جانیکا اقراری ہو کر اس جرم کو ایک فعل جائز بناتا ہے۔ اور نیت جائز سے اسکو جرم کی حد سے خارج کرتا ہے۔ اسلئے اسپر اس فعل کے جائز اور نیک نیت کا ثبوت دینا قانوناً ضروری ہے۔ بخلاف عبداللہ آتھم کہ وہ اپنے فعل ڈرنے کے اقرار میں کادیانی کے دعوے خوف کا معترف نہیں ہوا یعنے ایسے ڈر کا اقراری نہیں ہوا جسکو الہام یا پیشگوئی سے تعلق ہو۔ بلکہ وہ اس سے معاً بلکہ متبائن خوف یعنے کادیانی کے فرستادہ قاتلوں سے ڈرنیکا اقراری ہوا ہے۔ لہذا اس خوف کے اقرار میں کادیانی کے دعوے خوف کا اقرار پایا نہیں جاتا۔ اور نہ اس دعوے کے خلاف کا بار ثبوت قانوناً عبداللہ آتھم پر ہے۔ ہاں اگر کادیانی عبداللہ آتھم پر زیر دفعہ ۵۰۰ تعزیرات ہند استغاثہ دائر کرے اور یہ کہے کہ اس نے مجھے ناحق قاتل اور خونی بنایا ہے تو اسوقت بار ثبوت اس امر کا کہ جو لوگ عبداللہ آتھم کو مارنے کے لئے کئی دفعہ حملہ آور ہوئے تھے۔ وہ کادیانی کے فرستادہ تھے عبداللہ آتھم پر ہوگا۔ کادیانی کے اس دعوے کا ثبوت کہ عبداللہ میری پیشگوئی کے غیبی اثر سے ڈرا۔ تو کادیانی پر ہے نہ عبداللہ آتھم

پر جسنے کادیانی کے دعوے کے برخلاف اور قسم کے ڈرنیکا اعتراف کیا ہے نہ عین اس خوف کا جس کا کادیانی کو دعوے ہے یا اسکی جزر یا اسکے ماتحت شاخ کا۔

حضرات ناظرین! آپ جس جج یا بیرسٹر سے پوچھین گے یہی قانونی جواب پائین گے۔ اور اس بات پر ایمان لائین گے کہ اس نظیر کو پیش کرنیمین کادیانی نے دہوکا دیا ہے۔ اور یہ شخص بڑا ہی دہوکا باز حیلہ ساز ہے۔ دہوکا بازی حیلہ سازی کے سوائے اسمین کوئی کرامت یا لیاقت نہین ہے۔ اور اس کے ساتھ یہ بہی مان لین گے کہ اسکی دہوکا بازیون کو کہولنے اور ظاہر کرنیوالا بہی اس وقت اشاعۃ السنۃ ہی ہے۔ جو اسکی باتون کے تہ کو پہنچتا ہے۔ اس دہوکے کے بعد اشتہار چار ہزار مین کادیانی نے قسم کے متعلق عیسائیون سے مذہبی بحث کی ہے اسکے متعلق جو مناسب تہا ہم تکملہ سے پہلے اصل مضمون مین بصفحہ ۱۲۰ وغیرہ لکھ چکے ہین۔

وازانجملہ نمبر ۷ جو گورنمنٹ کے (جسکے ہاتھ مین کادیانی کے جرم تخویف مجرمانہ کی سزا ہے۔) اور جملہ ناظرین کی (جنکے اختیار مین کادیانی کے ملہم ہونیکا فیصلہ ہے۔) توجہ کے لائق ہے۔ یہ ہی کہ اشتہار چار ہزار کے صـ۲ کے حاشیہ دوم کے اخیر سطر مین لکہا ہے کہ اُن کے (یعنے عبداللہ آتہم کے) حقمین موت کی پیشگوئی انکی درخواست کی تہی نہ خود بخود۔ کیونکہ انہون نے الہامی نشان مانگا تہا۔"

حضرات ناظرین! اس قول سے کادیانی نے ہمارے اس بیان کی تصدیق کی جو نمبر ۹-۱۵ جلد کے صـ۲۳۱ مین ہو چکی ہے کہ یہ پیشگوئی کادیانی نے ایک طالب نشان (عبداللہ آتہم) کو نشان دکہانیکے لئے کی ہے جو درحقیقت اس کے لئے نشان نہین ہو سکتی جسکی تفصیل و بیان بصفحہ مذکور مین بخوبی ہو چکی ہے و معہذا اس قول مین یہ کادیانی نے سخت دہوکا دیا ہے جو کمال توجہ گورنمنٹ کے لائق ہے بیشک عبداللہ آتہم نے کادیانی سے آسمانی نشان اور معجزہ طلب کیا تہا۔ اور اسکے دیکہنے کے بعد ایمان لانے اور مسلمان ہونے کا وعدہ بہی اُس نے کیا تہا مگر یہ سوال نہ کیا تہا کہ بتاؤ میری موت کب ہوگی بلکہ اسکے برخلاف ایسے نشان کا سوال کیا تہا جسکو وہ زندہ رہکر دیکھ سکے۔ اور اسکو دیکھکر ایمان لاوے ایسے شخص کو ایسے سوال کے جواب مین یہ کہنا کہ تو ایمان لے آ ورنہ تو مارا جائیگا تخویف مجرمانہ ہی۔ اور ایک حرامزادگی[1] کی بہری ہوئی

[1] اس لفظ کادیانی صاحب اور اسکے اتباع خفا نہون۔ یہ لعنت ہم نے کادیانی ہی کی الہامی ڈکشنری سے نکالکر استعمال کیا ہے (مضمون حرامزادہ کے متعلق سوال و جواب ملاحظہ ہو۔) جو صفحہ ۱۶۷ سے شروع ہے۔

دہمکی ہے۔ نہ نشان آسمانی طالب نشان کے لئے اسی کی موت نشان ہو تو وہ اسکو کیونکر دیکھ سکتا ہے اور اس کے لئے وہ نشان کیونکر ہو سکتا ہے۔ کیا مرنیکے بعد وہ اسکو دیکھہ سکتا ہے اور اسپر ایمان لا سکتا ہے

رسالہ بے انوار ۵۲ صفحی مین تو کادیانی نے بہت سی عجیب گل کہلائے ہین۔ مگر ہم اس تکملہ مین انکی صرف چند مثالین پیش کرتے ہین۔ باقی کو نظر انداز کرتے ہین۔

ازانجملہ ایک یہ نمبر ۸ ہے۔ جو اس کے ص ۲۶ کے حاشیہ مین بجواب اس سوال جوان مرد شیخ سعد اللہ لودہانوی کے کہ اگر رائٹ صاحب کے موت کے سبب ڈاکٹر کلارک ہاویہ مین پڑے ہین تو حکیم نورالدین کے ایک ہی لڑکے کے فوت ہو جانیکے سبب تم اور تمہارے حواری نوردین ہاویہ مین نہ پڑے۔؟ کہا ہے کہ مولوی نوردین کا بچہ نادان شیر خوار تہا۔ وہ فریق کے لفظ مین داخل نہین ہو سکتا۔ اسکے بعد حاشیہ در حاشیہ مین کہا ہے کہ اس تحریر کے بعد مجہپر نیند نے غلبہ کیا اور مین سو گیا۔ تو خواب مین دیکہا کہ مولوی نوردین کی گود مین ایک بچہ کہیلتا ہے جو انہین کا ہے۔ مینے حکیم صاحب کو کہا کہ خدا نے بعوض محمد احمد (یعنے متوفی لڑکے کے) آپکو یہ لڑکا دیا ہے۔ پہر میرے دلمین یہ آیت گذری ما ننسخ من آیۃ او ننسہا نات بخیر منہا او مثلہا اور مین جانتا ہون کہ یہ خدا کیطرف سے اسکا (سعدی کا) جواب ہے

ناظرین! ان دنون جب آپکو یہ الہام ہوا ہے حکیم صاحب کی گہر والی حاملہ تہی۔ اس حمل کی امید پر آپنے یہ الہام گہڑ لیا تہا اور یہ سوچا کہ لڑکا ہوا تو میرا الہام سچا ہوگا ورنہ کچہہ اور کہہ دیا جاویگا۔ چنانچہ اپنے گہر والی کے دو تین حملون کی نسبت کہا گیا ہے۔)

حضرات ناظرین! سعدی صاحب کے اس سوال کے جواب مین جو کچہہ کادیانی نے کہا ہے وہ محض مغالطہ ہے۔ سعدی صاحب نے یہ نہ کہا تہا کہ بچہ بہی فریق مین داخل ہے اور اسکا مرجانا اسکے لئے ہاویہ ہوا ہے۔ انہون نے تو یہ اعتراض کیا تہا کہ جیسے رائٹ کے مرجانا ڈاکٹر کلارک کے لئے غم والم کے سبب ہاویہ بنایا گیا ہے ویسا ہی اس بچہ شیر خوار کا مرجانا حکیم نوردین کے غم والم کا باعث ہوا۔ اور ان کے ذریعہ سے آپکے غم والم کا باعث ہوا۔ اور اس سبب سے آپ دونون کو ہاویہ نصیب ہوا۔ اب بتاؤ اس اعتراض کے جواب مین کادیانی کا یہ کہنا کہ بچہ داخل فریق نہ تہا دہوکا اور مغالطہ نہین تو اور کیا ہے۔

اس جواب کے بعد جو آپنے متوفی لڑکے کے بدلے دوسرا لڑکا پیدا ہونے کا الہام سے مژدہ دیا تھا وہ ڈھکوسلہ نکلا۔ تھوڑے دن ہوئے ہین کہ حکیم صاحب کے مشکوے معلی مین دختر پیدا ہوئی ہے پس یہ وار تو خالی گیا آیندہ دیدہ باید کہ شتر بکدام پہلو نشیند۔

ازانجملہ نمبر ۹ ہے جو اس رسالہ کے ص۲۵ کے حاشیہ مین سعدی صاحب کے اس اعتراض کے جواب مین کہ اگر مباحثہ کے بعد دو پادری بیمار ہو گئے ہین۔ تو تم بھی تو اکثر بیمار رہتے ہو۔ کہا ہے کہ اگر اس عرصہ مین بیمار رہا۔ تو تمام عربی کتابین کس نے لکھی ہین۔؟

ناظرین! کیا یہ جواب مغالطہ نہین ہے؟ اے حضرات منصفین کیا یہ امر ممکن بلکہ واقع نہین ہوا کہ کتاب کوئی لکھے اور نام کسی کا ہو جن لوگون کو آپ (اے کادیانی صاحب!) صدہا روپیہ نوٹ کے دیچکے ہین۔ وہ آپکو عربی عبارت کی کتابین۔ (جو واقع مین اردو اور کچالوون کے پلندے تلے ہوئے ہین۔ عربی خالص کی ایک کتاب بھی انمین نہین ہے) بنا کر نہین دیتے۔ تو وہ روپیہ کس بات کا پاتے ہین۔ کیا وہ آپکو مالش کرتے رہتے ہین۔ ہم تو متعاہی رہ گئے مگر اور لوگ اس کو کہون چکے ہین۔ اور صاف بول چکے ہین۔ کہ آپکی عربی کتابین ایک شخص شامی (محمد سعید نامی) طالب العلم مدرسہ سہارنپور کی تالیف ہین یہی وجہ ہے کہ ان کتابون کی عربی عرب کی عربی نہین۔ بلکہ سہارنپوری اور ہندی عربی ہے۔ جیسا کہ شامی صاحب کا وہ خط جو اشاعۃ السنۃ نمبر ۱ جلد ۱ مین منقول ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ جب سے شامی صاحب وطن کو چلے گئے تب سے ان کا عربی کا قافیہ تنگ اور ناطقہ بند ہو گیا ہے۔

شامی کے علاوہ بہت سے **مصنوعی** فاضل آپکے ماتحت ہین وہ بھی آپ کو عربی نویسی مین ضرور مدد دیتے ہونگے۔ آپکی عربی نویسی تب لائق تسلیم ہے جبکہ آپ کسی مجلس مین مخالفین کے سامنے بیٹھکر عربی لکھین۔ اسبات کی طرف آپکو بلایا گیا۔ تب بھی آپنے حوصلہ نہ پایا۔ اس سے بھی عام یقین ہو گیا ہے کہ وہ عربی آپ کی نہین پرائی ہے۔ ہمارے دوست رئیس لاہور کی اخبار **درۃ الاسلام** کے نمبر ۲ جلد اول مین یون رقمطراز ہین۔

مرزا غلام احمد کادیانی
اور
اُس کے الہام شیطانی

پہلے ہم مرزا صاحب کی پیشگوئی (اس رسالہ کے صہ۵ پر متعلق بہ عبداللہ آتھم پر کچھ لکھ چکے جسمین وہ کذاب ثابت ہو چکا ہے۔ چونکہ ہم جھوٹے کو قبر تک پہنچانا چاہتے ہین۔ اسواسطے اب ہم اس کے رسالہ عربی کے متعلق بھی کچھ لکھتے ہین۔ تاکہ خود مرزا صاحب اور انکے پیرو دن کا جو دعوے ہے کہ یہ کتاب ایک معجزہ اور الہامی ہے۔ اس سے باز آئین۔ اسپر بھی مرزا صاحب اور ان کے پیرو اگر ایسے خرافات سے باز نہ آئین اور انہین ادعاے لایعنے پر قایم رہنا چاہین تو پھر مرد میدان بنکر آئین اور ہمارے حکم کی تعمیل کرکے ہماری اس تحریر کو غلط ثابت کر دکھائین۔ نہین تو ہم کیا؟ کل دنیا یہ سمجھیگی کہ مرزا صاحب نے ہمارے راست گو ہونے پر مہر کردی اور ہماری کل تحریر کو مان لیا۔ اور اپنے عجز و کم علمی کے مقر ہوئے۔ یہ لکھنا بھی شاید بیجا نہ ہوگا۔ کہ اگر مرزا صاحب ہماری تحریر کے موافق لاہور آئے تو اُس کے کل اخراجات سفر معہ اس کے دو چار حواریون کے خرچ کے ہم کفیل ہونگے۔ اور مکان وغیرہ کی اور ہر ایک طرح کی مرزا صاحب اور ان کے ہمراہیون کو آسایش دین گے۔ اب ہم رسالہ عربی کے متعلق کچھ لکھتے ہین۔ جو رسائل عربی کہ مرزا صاحب کے نام سے منسوب کئے جاتے ہین۔ وہ دراصل مرزا صاحب کے لکھے ہوئے نہین۔ بلکہ مولوی محمد سعید صاحب طرابلسی (حکیم نور دین صاحب بھیروی پھر بھی اکثرون کا خیال ہے۔ کہ یہ رسالہ انکی جودت طبع کا نمونہ ہے۔ مگر ہم بوثوق کہتے ہین کہ حکیم صاحب کا لکھا ہوا نہین۔ بلکہ محمد سعید طرابلسی کا لکھا ہوا ہے۔ اور جسپر مرزا صاحب بڑے غرور سے اترا رہے ہین۔ اور طرفہ یہ کہ ایلا گفت و احمق باور کرد۔ اس کے حواری اسبات کو مانتے ہین کہ یہہ مرزا کی تحریر ہے۔ اس غیر کی تحریر پر یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ اس کے مقابلہ مین کوئی کسی باشد اسی طرز کی عربی عبارت مین کسی مضمون پر کوئی رسالہ لکھے۔ تو اسکو اسقدر انعام دیا جائیگا۔ اس رسالہ مین گو سرسری نظر سے کوئی قسم

۲ - اس فقرہ رعنا کی وجہ معلوم نہین ہوتی۔ سرسری نظر سے لفظی اغلاط ظاہر ہوتے ہین۔

(عبارت عربی مین نہ کہ نفس مضامین رسالہ مین) معلوم نہین ہوتا۔ مگر غالباً بہ نظر تعمق خوض کرنے سے اکثر اغلاط صرف ونحو کے (انشاء اللہ تعالے عنقریب ہی) اسکا بخوض وتعمق مطالعہ کرکے اسکے اغلاط ظاہر کئے جائین گے۔) ظاہر ہوجائین گے۔ ہمین اس امر سے کوئی بحث نہین کہ یہ رسالہ محمد سعید صاحب طرابلسی کا یا مولوی حکیم نوردین صاحب کا لکہا ہوا ہے۔ یا مرزا صاحب کا۔ چونکہ ہمین عرصہ سے مرزا صاحب کا منبع علم عربی (شاید اب علم لدنی مرزا صاحب کو حاصل ہوا ہو۔ تو وہ علیحدہ بات ہے اگر فی الواقعہ مرزا صاحب کو اب علم لدنی حاصل ہوگیا ہے تو مرزا صاحب پر واجب ہے۔ کہ بہت جلد اس بدظنی کو جو عام لوگون کو مرزا صاحب پر ہے دور کرین۔ اور ہماری خواہش کے مطابق کاربند ہون اور لاہور آکر مجمع عام مین ایک دو ورقہ عربی عبارت کا لکہدین) معلوم ہے۔ اس واسطے ہم بڑے دعوے سے یہ رائے پیش کرتے ہین کہ مرزا صاحب عام مجمع مین جسکا انتظام (مرزا صاحب اور انکے ہمراہیان کے اخراجات وآسایش وحفظ ادب وغیرہ) کام بخوبی کیا جائیگا۔ صرف دو ورقہ معمولی تقطیع ۲۰-۲۶- کی بعبارت عربی (جسکا اردو مضمون اسی وقت مرزا صاحب کے سامنے پیش کیا جائیگا۔ اپنی خاص دستخطی تحریر فرماوین۔ پہر اس دو ورقہ کو علماے ذیل کیخدمت مین پیش کرکے راے طلب کیجاویگی۔ کہ آیا مرزا صاحب نے یہ عبارت درست تحریر فرمائی ہے یا غلط۔ (اسکے بعد رعنا صاحب نے علماء کے نام درج اخبار کئے ہین۔ اس کے بعد کہا ہے) ہمین امید قوی ہے کہ مرزا صاحب اور ان کے حواریون کو بہی ایسے فضلا کے منصف مقرر کرنے مین انکار نہوگا۔ ہمارے خیال (بلکہ کل اون اشخاص کے خیال مین جنکا یہ دعوے ہے کہ یہ رسالہ مرزا صاحب کا لکہا ہوا نہین۔ بلکہ محمد سعید صاحب طرابلسی یا مولوی حکیم نوردین صاحب بہیروی کا لکہا ہوا ہے۔) مرزا صاحب پر فرض ہے کہ وہ اس بات کو فی الفور منظور کرکے مجمع عام مین صرف دو ورقہ عربی عبارت کا تحریر فرماوین۔ اور کل پبلک کی بدظنی سے اپنے آپ کو بچائین۔ اور اپنا علم علم گاڑکر دکہلادین۔ کہ فی الواقع یہ رسالہ تیرا ہی لکہا ہوا ہے نہ کسی اور کا۔ ہم یقیناً بڑے دعوی سے یہ تحریر کرنے کی جرأت کرتے ہین کہ مرزا صاحب کبہی بہی مجمع عام مین تشریف نہین لائینگے

اور نہ انہین اسقدر علم عربی مین (بلکہ فارسی زبان مین بھی چندان لیاقت نہین رکھتے۔ البتہ اردو تحریر کے منشی ہین نہ کہ عربی فارسی کے عالم) ملکہ یہی حاصل ہے کہ بلا جھجک مجمع عام مین آسکین۔ اور ان خیالات عامہ کا دفعیہ کرسکین۔ مرزا صاحب کا اگر (گو اس بات کی ہمین کبھی بھی امید نہین ہوسکتی کہ مرزا صاحب مجمع عام مین تشریف لانیکا وعدہ فرمائین یا تشریف لائین کیونکہ ہمین پہلے کئی دفعہ اسبات کا تجربہ دہلی۔ لودہانہ۔ لاہور۔ سیالکوٹ وغیرہ کے مباحثہ مین ہوچکا ہے۔ جہان مرزا صاحب بمقابلہ مولینا مخدومنا مولوی ابو محمد حسین صاحب محدث بٹالوی مدظلہ کے مجمع عام مین تشریف لانے مین لیت ولعل کرتے رہے۔ اور کبھی بھی مقابلہ مین نہ آئے۔) مجمع عام پر تشریف لاکر عام کی بدظنی سے اپنے آپ کو بچانیکا ارادہ تو باین پتہ (ایم۔ ای۔ آر۔ رعنا لاہور معرفت منشی فخر الدین پریس لاہور) اطلاع دین۔ تاکہ تاریخ و مقام مجمع بتراضی طرفین مقرر کرکے اعلان عام جاری کیا جائے۔ اور جسپر مرزا صاحب کو اعتماد ہو اس کے پاس مرزا صاحب کے اخراجات کی رقم جمع کرادیجائے۔ تاکہ مرزا صاحب کو اس بات سے اطمینان رہے کہ دین کے ضائع (جو کہ پہلے ہی ضائع ہوچکا ہوا ہے۔) ہونے کے ساتھ دنیاوی نقصان بھی ان کو نہ ہوگا۔ جسکے وہ از حد دلدادہ و فریفتہ ہین۔ والسلام علی من تبع الہدی۔

ایم۔ ای۔ آر۔ رعنا لاہور۔

اس تحریر نوجوان رعنا کا کادیانی نے (جہانتک ہمکو معلوم ہے) ابتک کوئی جواب نہین دیا۔ اور اس چیلنج (طلب مقابلہ) پر مقابلہ کرنا نہین چاہا۔ جس سے گویا تسلیم کرلیا کہ واقعی وہ تحریرات عربیہ غیر کی ہین۔ یا بمدد غیر لکھی گئی ہین۔

واز انجملہ یہ نمبر ۱ ہے جو اس رسالہ کے ص۲۹ و ص۳۰ و ص۳۷ مین خاندان صوفیہ و سادات سے (مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی اور صوفی عبد الحق صاحب غزنوی) کو مخاطب کرکے ان شستہ و شائستہ و شریفانہ و پاکیزہ الفاظ سے کادیانی صاحب نے مخاطب فرمایا ہے۔ کہ اگر وہ عبد اللہ آتہم کو قسم دینے کے بغیر کادیانی کو شکست یافتہ کہین تو وہ حلال زادہ و نیک ذات

نہین۔ حرامزادہ کی یہی نشانی ہے کہ وہ اس راہ کو اختیار نہ کرے"۔ اگر وہ ولدالحرام نہین ہین اور حلال زادہ ہین تو اس مضمون کو پڑھتے ہی اس فیصلہ کے لئے کھڑے ہون۔ اب ہم دیکھتے ہین کہ کون اس فیصلہ کے لئے بلا توقف سعی کرتا ہے۔ اور کون ولدالحرام بننے پر راضی ہے"۔

حضرات ناظرین! ان الفاظ طیبہ کی نسبت جو کچھ ہم کہنا چاہتے ہین وہ ہم مستقل مضمون "حرام زادہ" کے متعلق سوال وجواب مین کہین گے۔ اسمقام مین ہم آپکو صرف اس سوال کی توجہ دلاتے ہین کہ کیا آپ لوگون کے نزدیک ان الفاظ کے ساتھ کادیانی ایک ادنے درجہ کا مہذب یا مسلمان یا انسان کہلانیکا مستحق ہوسکتا ہے۔ اور کبھی کسی شریف مہذب یا مسلمان یا انسان نے اپنی تجویز یا فیصلہ کی نسبت یہ دعوی کیا ہے کہ جو شخص اسکو نہ مانے وہ ولدالحرام یا حرامزادہ ہے۔ اس سوال کا جواب اگر آپ بشق اثبات دین تو ہمکو کم سے کم ایک شخص کی نشاندہی کرین۔ اور اگر جواب بشق نفی دین تو پھر بتادین کہ ان الفاظ کے ساتھ آپ لوگون کا کادیانی کو ملہم ولی و مسیح مہدی مان لینا کب زیبا ہے۔ ہمارے اس سوال کے مخاطب خصوصیت کے ساتھ وہ حضرات اربعہ ہین جنکے نام نامی صہ ہین ذکر ہو چکے ہین۔

ازانجملہ یہ نمبر ۱ ہے جو صہ ۳۸ و صہ ۳۹ رسالہ مذکور مین صوفی عبدالحق غزنوی کو مخاطب کرکے آپنے فرمایا ہے کہ تم اپنے نکاح کو انعام الٰہی کیون سمجھتے ہو۔ تمہارا بھائی فوت ہوگیا اور اسکی فرسودہ رانڈ تمہارے نکاح مین آئی۔ تمام عمر باکرہ نصیب نہوئی۔ یہ کیا نعمت ہوئی جس مین یہ تعریض واشارہ بھی ہے۔ کہ ہمارے پاس نوجوان باکرہ ہے۔ اور فرمایا ہے کہ اولاد کے لئے دن رات بہت کرتے رہو کوئی مُردہ لڑکی بھی پیدا ہوئی تو کہنا۔ اور فرمایا کہ مجھکو یہ بشارت ملی ہے انا نبشرك بغلام یعنے ہم تجھے ایک لڑکے کی خوشخبری دیتے ہین جسے آپنے جتایا ہے کہ ہماری دن رات کی بہت بار درہوگی۔

حضرات ناظرین! (خصوصًا اربعہ مذکورین صہ اور انکے علاوہ میرناصر نواب جنکی دختر نیک اختر کادیانی کی گھر والی ہے) یہ الفاظ بھی آپ لوگون کے توجہ کے لائق ہین۔ کیا ولایت والہام کی علامت یہی ہے۔ کہ باکرہ عورتون پر فخر کرین۔ اور سپنسیل ڈیڈی کے حالات ذکر کرین

اور اس کی نتائج بتاوین - ولایت الہام کی علامت یہی ہے - تو فحش گو اوباش کیون بدنام ہین - وہ تو پہر اول درجہ کے ولی و ملہم مانے جانے چاہیئے - یہہ الفاظ گورنمنٹ کے نوٹس لینے کے بہی لائق ہین - میر ناصر نواب صاحب اسکا نوٹس نہ لین تو کمال شرم و افسوس کی بات ہے یہ امر بہی توجہ ناظرین اور حضرت مذکورین کے لائق ہے کہ اس قول نمبر ۱۱ مین جو کچھ کادیانی نے کہا ہے اسمین کذب سے بہی کام لیا ہے - صوفی عبد الحق کا بہائی عبد الصمد مرحوم مباہلہ کادیانی سے پہلے فوت ہو چکا تہا - اسکا فوت ہونا کادیانی کے مباہلہ کا اثر نہین ہے - اور صوفی عبد الحق کے نکاح مین صرف یہی رانڈ عورت نہین آئی - وہ اس رانڈ سے پہلے دو باکرہ عورتین نکاح مین لا چکے ہین - کادیانی کو اس خصوصیت کا فخر تہا تو وہ جاتی رہی -

از انجملہ یہہ نمبر ۱۲ ہے جو اس رسالہ کے صـ ۳۱ و صـ ۳۲ و صـ ۳۳ مین اپنے صوفی عبد الحق غزنوی کو مخاطب کر کے لکھا ہے کہ تم سے جو ہمنے مباہلہ کیا - تو اسکے بعد چار باتین ہمارے حق مین ایسی ظاہر ہوئی ہین - جن سے ہماری عزت ثابت ہوتی ہے اور تمہاری ذلت (۱) ہمارے لئے رمضان کے مہینے مین کسوف و خسوف جمع ہوئے - (۲) ہمارا لڑکا بیمار تھا وہ اچہا ہو گیا - (۳) عبد اللہ آتہم کے متعلق ہماری پیشگوئی سچی نکلی (۴) ہماری عربی کتابون کا جواب کسی نے نہ لکہا - اس چوتہی بات پر وہ عیسائیون کے مقابلہ مین بہی فخر کر چکا ہے اور اس جواب نہ لکہنے کو وہ ان کے لئے ہاویہ تہا - پہر کہا کہ اگر ان باتون کی نسبت کوئی منصف قسم کہا کر کہہ دے کہ ان باتون سے ہماری عزت اور تمہاری ذلت نہین ہوئی تو ہم تم کو پانسو روپیہ انعام دین گے - ہم شیخ محمد حسین بٹالوی کو منصف کر کے اسکے پاس روپیہ جمع کرا دیتے ہین - اس نے قسم کہا کر یہہ تقریر کی کہ ان باتون سے تمکو ذلت نہین پہنچی - اور پہر اس قسم کے بعد ایک سال کے اندر اسپر کوئی بلا نہ آئی - تو پانسو روپیہ تمہارے ملک ہوگا بشرطیکہ وہ ان باتون کے ساتھ ان چار باتون کو بہی ملالے جو ہمارے مہدی ہونیکی علامات وقوع مین آئی ہین - اور وہ رسالہ کے اخیر مین بصفحہ ۴۶ لغایت ۴۸ درج ہین - (۱) علامت

دنشان مہدی یہ ہے کہ عام علما اسکو کافر و دجال کہین گے - (۲) اس کے وقت مین کسوف و خسوف ماہ رمضان مین جمع ہونگے - (۳) مہدی کا نصاری سے جھگڑا پڑ جائے گا - اس مین شیطان یہ آواز کرے گا کہ نصاری حق پر ہین - مہدی کے لئے آسمان سے آواز آئیگی کہ مہدی کے لوگ حق پر ہین - (۴) مہدی کے وقت مین بہت سے مسلمان دجال سے ملجائینگے - پھر کہا ہے کہ ان باتون کے علاوہ وہ اس سے بھی انکار کرین - کہ مباہلہ کے بعد ایک سال کے اندر ہمنے عمدہ کتابین تالیف کی ہین - اور ان کتابون کے چھپنے کے لئے ہزارہا روپیہ آیا - اور ہزارہا لوگ ہماری جماعت مین داخل ہوئے - پس لازم ہوگا - کہ شیخ محمد حسین اپنی قسم کے وقت ان سب باتون کو جمع کرکے ان سے انکار کرین " یہان یہ کہنا کادیانی صاحب شاید بھول گئے تھے - کہ ان باتون کے ساتھ یہ بھی شیخ محمد حسین کہے اور اسپر قسم کھاے کہ اس عرصہ سال تک کادیانی نے کہا نا نہین کہایا - یا پائخانہ نہین پھرا سانس نہین لیا - سپشیل ڈیوٹی سے وہ بیکار رہا - تب وہ پانسو روپیہ انعام ملیگا -

حضرات ناظرین! یہ قول کادیانی آپکے کمال توجہ کے لائق ہے - اسمین کادیانی نے اپنے دام افتادہ (حمقا) کو خوب الو بنایا - اور کہی نئے الو سید ہے کرنا چاہا ہے صوفی عبدالحق غزنوی کو پانسو روپیہ انعام کا وعدہ تو دیا - مگر اسکو اپنی دانست مین ایسی شرط قسم خاکسار سے وابستہ اور مشروط کر دیا - جو بحسب خیال کادیانی وقوعمین آوے - اور نہ ایک پیسہ کادیانی کی گرہ سے نکلے اور مفت مین اسکے الو سید ہے ہو جائین - اس شرط کو اسلئے اس نے ناقابل وقوع سمجھا کہ اس قسم مین بعض ایسے امور سے انکار کرنیکو شامل و داخل کر دیا - جن سے نہ تو یہ خاکسار انکار کر سکے اور نہ اس انکار پر قسم کہا سکے - مثلاً کادیانی کے بیمار لڑکے کا شفایاب ہونا - یا اسکا اس سال مین کئی کتابین باعانت غیر تصنیف کرنا - اور انکے چھپنے کو یا کادیانی اور ضروریات کے لئے ہزارہا روپیہ کا اس کے پاس آنا یا علماء وقت کا اسکو کافر کہنا وغیرہ وغیرہ جس سے یون ہی انکار نہین کیا جا سکتا چہ جائیکہ اس انکار کے ساتھ

قسم ہی ہو۔ **مگر اے حضرات** یہ عاجز و خاکسار (جو کادیانی کو سیدھا کرنے اور اسکے فریبوں اور مغالطات کھولنے کے لئے خدا کیطرف سے موفق و مویدہے) اس کے اس مکر و فریب کو بیکار کرنیکے لئے اس درخواست قسم و منصفی کو قبول کرنیکے لئے حاضر و مستعد ہے اور حق کو کادیانی فریب سے ممتاز کرنے کے لئے کہتا ہے کہ منجملہ ان امور کے جنپر آپ میری قسم چاہتے ہین۔ جو امور قوعین آچکے ہین (جیسے آپکے بیمار لڑکے کا شفایاب ہونا۔ یا آپکے پاس ہزار ہا روپیہ کا آنا وعلی ہذا القیاس) ان امور سے آپکے بمقابلہ صوفی عبدالحق غزنوی عزت اور صوفی صاحب کی ذلت ثابت نہین ہوتی۔ اور جو امور آپکی عزت اور انکی ذلت کے موجب ہو سکتے ہین۔ (جیسے آپکے لئے خسوف و کسوف کا حسب مضمون پیشگوئی واقع ہونا۔ یا عبداللہ آتھم کے متعلق آپکی پیشگوئی کا صادق ہونا وعلی ہذا القیاس) ان مین سے ایک بھی وقوع مین نہین آیا۔ ان دونون مضمونون پر خاکسار قسم کھانیکو حاضر ہے۔ آپ تہیلی کا مونہہ کھولئے۔ اور مبلغات صوفی صاحب کا حق میرے پاس امانت رکھنے کو ارسال فرمائیے۔ ورنہ عقلمند لوگ جو آپکے دام مین دہوکا کھا کر پھنس گئے ہین وہ رہے سہنے نکل جائینگے۔ اور یقیناً جان لین گے کہ آپنے لینا دینا خاک بھی نہین۔ یہ وعدہ صرف فقرہ بندی اور دہوکا بازی ہے کیونکہ جہانتک قسم دینے کا آپکا حق ہے وہانتک یہ خاکسار قسم کھانیکو حاضر ہے۔ اور جس امر سے انکار کرنے اور اسپر قسم کھانیسے خاکسار کو انکار ہے وہ واقع اور نفس الامر مین لائق انکار و قسم نہین ہے۔ اسمین آپ کو شک ہو تو کسی منصف کی رائے سے اسکا تصفیہ ہو سکتا ہے۔ مگر یہ واضح رہے کہ خاکسار اسی صورت مین قسم کھانا بشرح بالا منظور کریگا۔ کہ آپ مجھپر جھوٹی قسم کھانے کا اثر تین دن کی مدت مین ظاہر کرادین برس دن کی میعاد خاکسار کو کسی قسم مین منظور نہین۔ اور آپ کو بھی اب کسی میعاد مین کوئی عذر نہین چنانچہ ذکر قول نمبر سوم مین معروض ہو چکا ہے۔

از انجملہ نمبر ۱۳ ہے۔ جو آپنے مہدی ہونیکے علامات چہارگانہ مذکورہ صفحہ ۴ رسالہ بے انوار بیان کرکے پہلے اپنے مکفرین علماء سے یہ سوال کیا ہے۔ کہ بتلاؤ یہ باتین پوری ہوگئین ہین یا نہین۔ پھر یہ **سوال** کیا ہے کہ مجھسے پہلے جن لوگون نے مہدی ہونیکا دعوی کیا ہے

ان کے زمانہ مین یہ چاروں باتین پائی گئی ہون تو اسکی نظیر مین پیش کرین اور اسپر ایک ہزار روپیہ انعام لین۔ مگر اس انعام کے لئے یہ شرط لگادی ہے کہ مولوی محمد حسن صاحب لودہانوی اس نظیر کی تصدیق کرکے اسپر قسم کہالین اور درصورت جھوٹی ہونے قسم کے اپنے لئے قہر وعذاب کے نزول کی دعا کرین۔ پھر کہا ہے کہ اس عذاب کے لئے کوئی میعاد مقرر نہین ہے مولوی صاحب قسم کہالین تو اس کے ثمرات دیکھین۔

حضرات ناظرین! اس قول مین بھی کادیانی اپنے الوؤن کو ویسا ہی دھوکا دیتا ہے جیسا کہ اس سے پہلے قول مین ہزار روپیہ انعام تو تجویز کیا۔ مگر اسکو ایسی شروط سے مشروط کر دیا۔ کہ وہ کسی صورت مین وقوع مین نہ آئینگے۔ اور نہ ایک کوڑی آپکی گرہ سے کہلیگی۔ ازانجملہ ایک شرط ایسی نظیرون کا پیش کرنا ہے جو نہ کادیانی کے وقت موجود ہوئے ہین۔ نہ اس سے پیشتر وقوع مین آئے ہین۔ اور نہ آیندہ ان کے وقوع کا کسی مسلمان کو یقین ہے۔ کادیانی صرف زبردستی دھینگا دھینگی سے ان کے وقوع کا مدعی ہوا ہے۔

دوسری شرط مولوی محمد حسن صاحب لودہانوی کی ایسے غیر واقع وغیر متوقع نظائر کے موجود ہونے پر قسم جسکے عدم وقوع کا بابت کادیانی کو دو وجہ سے یقین ہے۔ اول یہ ایسی نظیر نہ کہین موجود ہوئی۔ اور نہ ہوگی۔ لہذا مولوی محمد حسن صاحب کا انکے وقوع کی نسبت قسم کہانا بھی غیر متوقع الوقوع ہے دوم یہ کہ اگر کسی نے میری مانند ایسی بناوٹی نظیرین بناکر دکھا بھی دین ہین تو بھی مولوی محمد حسن صاحب اس کی تصدیق پر قسم نہ کہائین گے۔ کیونکہ اولاً وہ عقلمند و سمجھدار ہین۔ وہ ایسی بناوٹی نظیرون پر یقین نہ لائین گے۔ ثانیاً وہ بڑے اہل مروت ہین وہ دو شخصون کے مقابلہ مین ایک کی طرف ہو کر دوسرے کو ذلیل کرنا نہین چاہتے۔ ان وجوہات سے کوئی نظیر پیش نہوگی۔ اور نہ ان کی قسم وقوع مین آئیگی۔ اور نہ مجھے کوڑی دینی پڑیگی۔ اور پینگ پھٹکری لگانے کے بغیر میری بات میرے الوؤن مین صحیح سمجھی جائیگی۔ کہ مین نے واقعی بھدی موعود ہون جسکے لئے یہ چاروں علامات بلا معارضہ پائی گئی ہین جسکو مین نے موجود واقع بناکر دکھایا ہے۔ اور کادیانی کی یہ بات اسکے ان اتباع مین مانی

Digitized by Khilafat Library Rabwah.